یہہ بلا قصد استیعاب پانسو کمالات ہین عقلا خود سمجھینگے کہ جن حضرات کی یہہ حال ہین اونکی بیلاغ بخشین کہانتک آلا ریقا

اور سیاہ نامہ گمنام کسقدر قابل قبول و تکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

جنبش اول صمصام حیدری در نمونہ کمالات مذاق سخن پروری
بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہوکہ حضرات اثنا عشری کی کمالات اشاعت کا قوانین مجبریہ سرکار تفضیل کے بارہ ایکٹ ہین جنکی بنا پر جناب
وکالت مآب سیاہ نامہ گمنام مین بحث کرنے ماذون و مختار صاحب سارٹیفکیٹ ہین فقیر ابتدائی دفعات ایکٹو
کی شرح لکھتا اور ایکٹ فصاحت و ایکٹ بدقسمتی کو انتہائی تحریر کیلئے تو نیر محوّل رکھتا ہی یہان اسقدر معلوم
کرنا کافی ہے کہ فصاحت سے مراد ہر مواخذہ لفظی ہے اور بدقسمتی یہہ کہ اپنے یا وہمین آپ تثلیث
یا خصم ہر وہ طعن جو اولیٹا اونھین کے طائفہ کا نیلام پکارین اور کیون نہو کہ خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش
اندر طعنہ پاکان برد کو ایکٹ اول قانون افترا مجبریہ کونسل جلیل سرکار تفضیل
اثرا نجا کہ تغلیط عوام و رفع الزام کو ماید دولت کی نزدیک جھوٹ بولنا بہتان اوٹھانا قرین مصلحت ہے
لہذا حسب و تعامت ذیل حکم ہوتا ہے شرح کہان ہین آشنایان مذاق سخن و دلفگاران ساقی الکمین ذرا
آنکھیں تشریف لائین اور سرکار رد و تمدار تفضیل کی شرہتی دولت صدق و دیانت الاحرار فرمائین و کیسی
سرکار حیرت خود مختار نے حسب عدالت العالیہ التفضیل ہین وکالت مطلقہ کا ڈنکا بجا یا قانون قرہانت
و آئین امانت کو خوب ہی نافذ و ناطق فرمایا تمام ممالک مغربی و شمالی سوتہ و بستی ہین عام منادی کہیکی
ہو کہ ملک خدا کا حکم بادشاہ کا خبردار آج سے جو کوئی سچ بولیگا گردن مارا جائیگا پارلیمنٹ التفضیل آجکل
بغرض انتظام مملکت و رفاہ رعیت ایکٹ افترا جاری فرمانیکو ہے جو کوئی اس کے مضامین انتہا بکر
لائیگا خانہ سرکار سے انعام پائیگا یہہ ندائی دلاویز سنکر فقیر کو شوق پیدا ہوا مجموعہ قوانین یعنی سیاہ نامہ
حیرت علام کی قعر و اعماق مین جواد خامہ کو تند و تیز جزا خیر جو لانیون پر سرکیا غواص کہن مشاق
رمن جب غوطہ لگاکر آیا صدف کلام حضرات اعلام سے ایک چمکتا موتی نتیجہ بہہ نیسان نا سفتی نکال لایا
... آن مین ڈہیر لگادیے مگر افسوس کہ سب جہوٹے ہیر کیا کیجیے یہہ ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است
کہ سرکار ... ہی جماہیر ائمہ و صحابہ و تابعین و ارشاد قرآن و احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
سے تخالف کرنا اور پردہ محبت حضرت مرتضوی کرم اللہ تعالی وجہہ المقضی بین یا ...
... اوڑ دیتا تہا ... زبان بے اختیار تہا منہ کسر کا بند ہی ایک جہوٹ
کوئی بہی آپکے پیچہے نہ پڑتا چہرہ تفضیل کا جوبن نہ بگڑتا اس کی کہیا
... نہ کہلتا سمجہے تو زور و بہتان کی بناہ لیجیے بیچاری کاغذ کو

فانا للہ و انا الیہ راجعون نعوذ باللہ لکن کہ ... ن برادر بس قدر بیا کیا ان موت خذلان
نعوذ باللہ خذلان توفیق کا مانع اور زوال توفیق عقل کا قامع اور بطلان عقل ہر بلا کا جامع کو بے بہرہ
بے بہرہ جب قدم اوٹھائیگا ٹھوکر کھائیگا یہ جب دل کیر یگا منہ کے بل گریگا آخر سیاہ نامہ گمنام ملا
لیجیے اپنی فوج کمالات کا جائزہ لیجیے افراد دیکھیے تو لیجیے کہ لیجیے تنا قض چاہیے تو لیجیے کہ لیجیے سفاہت کہتے ہیں ہمارا ہی
راج ہے نابینائی پکاری میری معراج ہے عیاری نے ہنکاری کہ ہماری چاندی ہے مکابرہ مسکرایا کہ میری بن آئی
ہے الوہیت کی نہ پوچھیے کہ اصل الاصول ہے اور ملا القیہ تو قصر تو قدیم معمول ہے تصرف و خروج فاصل کی راہ میں سر بلند
و ملت کی کیا کہیے انداز ہیں فصاحت سفاہت میں قلبی ہے یہ بدقسمتی کہتی ہے سب میری ہی بدولت ہے۔ غرض
طرفہ دلدار و ستم شوخ و بلا عیاری الخ شوخان ہمہ دارند تو تنہا داری فقیر حقیر ایا القمیر
غفر اللہ لہ تحقیق ابا اس بہا نا فہ و رسالہ زالہ ...
مرکارہ ذوالفقار لیتا اور اس تیغ آہن گداز و شمشیر ساعقہ بار کو سر بز الفیر ہر دو جنبش میں دیتا ہے
جنبش اول میں بطور نمونہ شمار کمالات سیاہ نامہ گمنام کا مذاق اور اوس کے ضمن میں اکثر خرافات مرابیہ
و جزافات ہیہ کا وائح و بیّن الطال و ازہاق جنبش دوم میں بحکم العود احمد ترتیب وار لقیہ جہالات
حزرات کا رد واللہ الموفق و المعین و بہ نستعین فی کل حین الصیحۃ العیہ ...
جمیع البیاد المقتدی اس رسالہ کا نام اور یہی اوسکی عیسوی تاریخ آغاز و اختتام اور سال
ہجری اور بلا بد مذاق لقب مختار جس کے اعداد سے سال شیر ہجری و قدسی ملا ہر ...

				نقشہ شمار کمالات حیرت آیات مع تعیین مواقع اظہار و اثبات					
[illegible]	[illegible]	مقام اثبات جنبش اول ایکٹ غیر	مقام اثبات جنبش اول ایکٹ خود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مقام اثبات جنبش اول ایکٹ غیر	مقام اثبات جنبش اول ایکٹ خود	[illegible]
۴/۵	۲۰	۲۰	۱۳	[illegible]	۸/۵	۱۴	۱	۶۰	[illegible]
۴	۱۵	۰	۲۲	[illegible]	۵/۲	۲۵	۰	۴۷	[illegible]
		۴	۰۱۰	[illegible]	۱۱/۲	۷۸	۱۶	۲۴	[illegible]
			۱۹	[illegible]	۴	۰	۰	۶	[illegible]
				[illegible]	۳/۲	۶	۱۰	۳۱	[illegible]
				[illegible]	۲/۲	۹	۵	۱۴	[illegible]

اعلان

شعبہ سنی و رضوی دار الاشاعت

جمعیت اصلاح و ترقی دائرہ رضویہ اصناف ہند بریلی نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت، مجدد مائۃ حاضرہ امام اہلسنت حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کی تصنیفات (جو دور حاضرہ میں بیش بہا ہیں) کے متعلق یہ طے کیا ہے کہ کمیٹی سنی رضوی دار الاشاعت زیر سرپرستی حضرت نصرت الاسلام مفتی اعظم ہند دام ظلہ حضرت مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب مد ظلہ العالی سجادہ نشین اعلیحضرت قائم ہو کر تصنیفات کی طباعت کا کام شروع کر دیا جائے۔ کمیٹی [illegible] ترتیب کر لئے ہیں [illegible] شائع [illegible] دس روپیہ [illegible] خرید کر تمام سنی بھائی دینی و دنیوی منافع اٹھائیں [illegible] تمام [illegible] میں شروع کر دیا ہے کام جاری ہے۔ عام معلومات کیلئے فہرست [illegible] ارسال ہوگی جو

مفت اور بالکل مفت

صرف مصارف ڈاک اور صحیح و صاف پتہ موصول ہونے پر انشاء اللہ نمبروار پیش خدمت کیا جائیگی۔ اسکے ملاحظہ کے بعد جو صاحب جس کتاب کو خود طبع کرانا چاہیں اور تصانیف اعلیحضرت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونا چاہیں وہ خط و کتابت کر کے معاملات طے فرمالیں کہ مفت تقسیم کرینگے یا قیمتاً اور [illegible] کیا منافع دینگے۔ جو رسائل [illegible] طبع [illegible] انکا نمبر ایک [illegible] تک پہنچ چکا ہے۔ انکی خریداری کے آرڈر آنے پر پیش خدمت ہونگے۔ [illegible] طبع ہو چکے ہیں [illegible] کی قیمت گیارہ آنہ ہے۔ رسالہ [illegible] لاہور میں زیر طبع [illegible] انشاء اللہ جاری ہوگا۔ بعض مخلص احباب کے ارشاد پر صرف ایک ہزار روپیہ جمع ہونے پر کام شروع کر دیا ہے۔ جمعیت کا عزم ہے کہ ایک لاکھ روپیہ بھی تصانیف اعلیحضرت کیلئے ناکافی ہوگا۔ آخر میں پرزور اپیل کیجاتی ہے کہ سنی و رضوی حضرات جلد از جلد حصہ خرید فرمائیں اور اس علمی خزانہ سے فیوض و برکات سے فیوض و برکات حاصل کریں۔ دوسرے اعلان کا انتظار کیجئے۔

المعلن

[illegible] فقیر [illegible] غفرلہ ناظم نشر و تبلیغ جمعیت اصلاح و ترقی محلہ سوداگران بریلی (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حبا اہل الحب الاجتبا طاعۃ امیر المؤمنین حیدر فی آخذ ضیل الی [illegible] فدالنوالا [illegible]
و [illegible] بحر [illegible] علم الا [illegible] فسلم الکل مراقیہ احمد کیا من سبا ذریۃ ابن سبا فی [illegible] تشجون الوبال فذاقوا
مذاق النکال [illegible] وظہر کساد اسواقہم واشتہر فساد اذاقہم فہل ترے لہم من باقیہ شکر الکہ [illegible] یا من [illegible]
[illegible] شرورہم بقطع رئیش طیورہم اذ کسفت شمس اسلامہم بغمام ظلم ظلامہم اذ عادوا امیر المؤمنین فاختل لہم
نظام الدین ولم یجدوا الذاتہم راقیہ فضل عوث مستجیرہم وذل امر نصیرہم اقلعت [illegible] الاسباب
وقضی علیہم قاضی العذاب وتبرا الذین اتبعوا من الذین فی السابق قوم [illegible] فہم القوم ساقیہ جاؤا
وغل الذل فی نحورہم وسیاط المرتضی علی ظہورہم تسوقہم غضب الجبار ویقود [illegible] ب کفار [illegible] فنا د [illegible] یا [illegible]
صارخ التفضیل یقول رافعا صوتہ بالعویل یا لیتہا کانت القاضیہ [illegible] مذاقیہ وافضل
الصلوۃ والسلام واکمل التحیات بالدوام علی من فضل الوزیرین علی الامیر جلیلین فی مدار [illegible]
والثواب ومعارج الوصل والاقتراب فہما ارقی جماعۃ الراقیہ وعلی اغر الکلام [illegible]
[illegible] الث [illegible] منہما الثلثۃ الاقدمین العظام والرابع مسک الختام الذی شید ارکا[ن]
[illegible] لفاسقین فکان [illegible] الدین [illegible]
[illegible] ہر گیرم تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر [illegible] بار خ حسین است

اتبقا مثر [illegible]

الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری

منجانب
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی - ۲

حضرت عالیہ حضور غوث الاسلام والمسلمین سید الواصلین سند الکاملین
والدین ابو الفضل آل احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ
عنہم وارضاہ وجعل فی اعلیٰ غرف الجنان مثواہ سے بتاتے ہیں اور اسی نام نامی و نسبت
سے اپنا تشرف ظاہر فرماتے ثانیاً آپ کے پدر نسب حقیقی اب جناب سید مطیع احمد صاحب کہ اولی
صوبہ ریاست گوالیار کے نائب خمخانہ بیاقی ہیں بادہ خوار اور مولنا مولوی حکیم سراج
الحق صاحب بدایونی دامت برکاتہم کے شاگرد باوقار ثالثاً آپ کے جد امجد جناب سید
فرزند علی صاحب علیہ رحمۃ الملک الواہب غلام بارگاہ آسمان جاہ حضرت والا عظم الاسعد
ذی المجد الرفیع والفضل المطلق حضرت مولنا المولوی عبد المجید قدس سرہ الصمد السعید اور
اون کے برادر حقیقی میر سید ارجمند علی علیہ رحمۃ العزیز الولی اسی جناب عرفان آیاب کے خادم و مرید
اور حضرت مولنا تاج الفحول سیف اللہ المسلول حضرت معین الحق فضل رسول کے خاص مستفید
و شاگرد رشید اور اونکے دوسرے بھائی کو بھی علماء والقیہ بحالت ابتدائی اسی سرکار ہی نسبت
وگدائی اب کہ حضرت ساقی نے تبدیلائی تو کب خاندان برکاتی سے جدائی ہوئیں انکی ہمشیرہ عفت
ستیرہ آپ کی والد کی عمہ ماجدہ اور جناب مذاق کی خاص والدہ عاملہا اللہ باللطف العزیز اوسی جناب
کی پرستار و کنیز رابعاً آپ کی جدہ صحیحہ صالحہ نجیحہ انزل ربہا علیہا السکینۃ اوسی درگاہ کی
خادمہ دیرینہ خامساً آپ کے عم مکرم خسر معظم اوستاذ مقدم مذاق مفخم یعنی مولوی والد علی صاحب
ساغر حضرت ساقی سے شارب وراو شہین بادہ کفین علیہ الولی سے تلمذ جنہیں حضرت مولنا فاضل
مستند جناب مولوی محمد فیض احمد علیہ رحمۃ الاحد الصمد کی خدمت مبارک سے تلمذ سادساً مولوی
مجید الدین صاحب سنبھلی آپ کے اوستاذ عزیز اور وہ مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی کے تلمیذ
سراپا تمیز اور اونھون نے قبل ابتداء روش جدید سلسلہ حدیث کی سند مجید مدرسہ عالیہ
قادریہ سے لی تو آپ کو ابن الابن کی ابنیت ملی سابعاً مولوی صاحب والا مناقب محمد حسین صاحب
خلف مولنا اسد اللہ صاحب مرحوم جن سے آپکا تلمذ معلوم اونہیں بیعت و شاگردی میں
... سے اس مدرسہ کی طرف ہی غرض سے کس نا موخت علم تیر از من کہ
... سعادتمندی و ادائے حقوق فرزندی کہ باوصف چندین نعمات
... ثمرہ کہ آپ اور آپ کے باپ او تینوں دادا اور دونو دادیا
... ادا اور اوستاذ الاوستاذ اور فلان و فلان سب کو اپنی
... انجابت و حفظ حقوق و ترک عقوق میں اسد رحمہ

ہمیں ہم ... ہمہ جانان بر گیرم خون شد از طعنۂ فرزند دل زید حسین عوض خون ابن شہدا
نگر گیرم بد مذاقان زمی ابن سبا بخمو رند جام نوری زکف ساقی کوثر گیرم بجہنم کشیم از زرنہا
یا علی گویم وصف دم و خیبر گیرم + آج روز جان افروز دوشنبہ بست ونہم ماہ محرم
الحرام ۱۳۰۰ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ ایک سیاہ نامہ گمنام سر سے پا تک بد سب و شتم
مہذب سعادتمندوں کی تقریر بازاری گفتگو کی خانگی تصویر صاحبقران الطبقیہ پینک پیچ بھری
افیمیوں میں لہر غوطے کھا بولنا کی بوچھار فحش دشنام کی گندہ بہار لعین ابن اللعین کا چلتا رستہ کھلی
تبرا کا بھاری رستہ جسکے باتیں رنگ کی سیاہی کالی امام باڑہ کی پرانی کاہی یا سیہ پوشی محرم کا کھیل
یا شیدیان لکھ ہوکے بدستا میں تدبیر مطالعہ فقیر آیا بلکہ حیرت کی تصویر بنا کہ الحمد للہ دعائے
[illegible] اور [illegible] تبرا میں اتنا اتفاق شیعہ حنفیہ بہار پر آیا پوشیدہ جوبن ابھار پر آیا بخلت مستورہ
دور ڈالا کیا یا ورنا ہیٹ سے نکالے گالی گلوچ سب و دشنام اور صحابہ تفضیل کا تام بدنام
اتنے چندان استہا اب نہ تھا عاجزوں جاہلوں کا کب یہ داب نہ تھا بئس الانسان [illegible]
جان کسی کا ہاتھ چلے کسیکی زبان توبہ کہ سنی ملال کریں النبی بالتو تنا خیال کریں مار اپنی تو ردیں
دینگے دل کا غبار دھولا نہ دینگے بلکہ یہاں تو جو کچھ پڑھتے لکھتے ہیں اسی دن کی آرزو رکھتے ہیں
کہ ہماری ہاتھ سنی تحقیق حق ہو جگر نکالے سندی سے نشق ہو غنیمت جہالت کا مزہ دکھائی قوت خصم
پر غصہ لائی اور الجھ کر منہ چڑائے جھنجلا جھنجلا کر گالیاں سنائے بگڑی تیوریاں نام کر جائیں
بجائی انگڑیاں کام کر جائیں تشرمائی زبان کی غضب ادا ہو سکی جیتو نیر جان فدا ہو

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

مگر ہاں [illegible] تو ابن قدر کہ دینا ہے بہجت فرخندہ سیر جنکی طرف اس گمنام تحریر کا انتساب
ہے جناب امثل الاتراب وسیع الاخلاق عمیم الاشفاق سلیم الالباب بصیر العیون حافظ النظام
ذوالقانون عمیق التفکر عریض التدبر مجتہد بایہ محمد نعت عقلاء علما صاحب حدت مولوی
سید عنایت احمد حیرت فضلی طریقت پوستی لنسبت بدایونی سکونت وکالت حرفت دامت
عنایتہم و استنادوجوہ عدیدہ سے بخت مدیدہ سے کہ منش بردار خاندان [illegible] پہراہے
پیر تشیعین انہیں [illegible] خوشہ چین مدرسہ قادری ہیں [illegible] آ
الحمد [illegible] کھیلی کھیلے مردان حق کے کاٹے چلے [illegible]
سنت [illegible] اولاد آنکی میراث پر
[illegible] شاہ فضل غوث [illegible]

ہیجرم وگناہ روکش جائزہ محرم کیجیے اور پھر معاذ اللہ خدا کی پناہ دیانت بھی کتنی بلا فتنی جھوٹی سی تحریر اور صد ہا تزویر
حضرت حق جل وعلا پر افترا سید عالم مصطفی پر افترا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم غلط راہی کا قرآن
پر افترا مفسرین قرآن پر افترا حضرت صدیق اکبر پر افترا فاروق اعظم عمر پر افترا امیر المومنین
مرتضے پر افترا شریعت غرا بیضا پر افترا حضرت حذیفہ بن الیمان پر افترا اشاعرہ حضور حسان
پر افترا امام احمد بن حنبل پر افترا غوث اعظم اکمل پر افترا امام نسائی کی روایت پر افترا قاضی عضد
کی عبارت پر افترا حضرت مصنف سنابل پر افترا علی قاری فاضل پر افترا سید شریف
علامہ پر افترا قاضی آمدی مہامہ پر افترا عبد الرزاق راوی پر افترا شیخ محقق دہلوی پر افترا جمیع محققین
کلام پر افترا اسلاف صالح تمام پر افترا اپنے دادا کی باپ پر افترا غضب نہ کیجیے مفصل ہمیں لیجیے کیوں نہ مزاج ہے سہل
علاج ہے ہم آپ کے جن اقوال کو افترا بتائیں آپ اونکی مطابقت ثابت فرمائیں ورنہ خدا کے لیے یہہ کون کیا
ملت جسمیں ہنگام قصد حمایت اس قدر کذب شدید کی حاجت عقلا پر خود روشن و بین کہ جھوٹ کی تائید
جھوٹ سے ممکن اب بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف حضرات کی ثنا کذب و افترا پر اقتصار ہے دفعہ (۱)
مناسب ہے کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ اول قانون راستی محریہ ۱۲۸۰ھ بہتانی کہا جاوے دفعہ (۲) آیہ کریمہ بل ظننوا بالمومنین
خیرا اقول یہہ آیہ کریمہ اس قرآن موجود میں کہیں نہیں نہ مجھے معلوم کہ آپ سورتوں کی تنگی سوا اور جامع
مصحف صاحب زبان میں رطب و یابس لائی ہوان ان الذین یفترون علے اللہ الکذب لا یفلحون دفعہ (۳) ونزعنا
ما فی قلوبہم من غل اقول قرآن الٰہی میں دو جگہ یہہ آیت آئی اعراف و حجر دونو جگہ صدورہم ہی نہ قلوبہم
دفعہ (۴) فرماتے ہیں اس آیت کا اشارہ اسی طرف ہے کہ نزع غل دنیا میں واقع ہو چکا اقول محض
افترا بلکہ مفاد آیت اوس کا وقوع بعد دخول جنت ہے شرح سرکلر ہشتم میں ہم اس کی تحقیق عرض
کرینگے اور یہاں مفسرین پر بھی افترا کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالے وہیں مذکور ہوگا دفعہ (۵) یریدون ان لیطفئوا
نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اقول ستیوں کے پاس جو قرآن جمع کردہ امیر المومنین عثمان
ہے رضی اللہ تعالے عنہ اوس میں یہ مضمون دو جگہ وارد ہوا ہے براءت میں کہ صدر آیت بلفظ ان لیطفئوا ہے تتمہ آیت ویابی
اللہ الا ان یتم نورہ ہے اور صف میں کہ تتمہ آیت واللہ متم نورہ ہے صدر آیت بلفظ لیطفئوا ہے یہہ کلام ملا...
محقق میں نہیں دفعہ (۶) قیل من اتبع ہدای فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اقول
میں کہیں نہیں پارہ الم فمن تبع ہے نہ قل من اتبع یہہ پانچواں افترا ہے حضرت ... اسی طرح
یہدی اللہ بک رجلا بہت کچھ پیشگوئیاں اور گلفشانیاں فرمائی ہیں بنجاب ...
سے دعوے کیے گئے ہیں کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں
اور بصورت شرطیہ اس غرض کیلئے نہ لائی اقول یہہ ...

شرح کلام میں ہو تو بار وا اور ایسے مزعومات باطلہ کو حضور کیطرف رجما بالغیب نسبت کرتا ہے کہ تفصیل اوسکی انشاء
اللہ تعالیٰ شرح مسئلہ سحر میں ہدیہ ناظرین ہوگی قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ
مقعدہ من النار **دفعہ (۱۱)** ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ بصحت تمام روایت کیا گیا ہے آپ فرماتے
ہیں اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم **اقول** للہ ذرا دیدہ کی صفائی اتنا بڑا بہتان اوٹھاتے ہوئے
ذرا بھی آنکھ نہ لجائی اور جھوٹ بھی کس کے معاملہ میں صدیق کی اور پھر دروغ بر دروغ یہہ کہ بصحت تمام روایت
کیا گیا ہے **دفعہ (۱۲)** آگے چلکر دو ورق کے فاصلہ سے شراب خمخانہ بہاتی جیا اور تند وتیز دماغ کو چڑہی تاع
یہہ حال النشہ کا ہے کہوپری چپکتی ہے یعنی اس کذب مختلق پر اور دعوی کا اضافہ ہوا فرماتے ہیں مسجد نبوی
میں منبر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بیٹھکر حضرت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار نے خطبہ پڑہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
علی راس الاشہاد فرماتے تھے اقیلونی اقیلونی الخ میں کہتا ہوں بعلت وکالت جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی تو فقرہ
حضرت کو مشق افترا کے لئے صدیق اکبر ہی رہ گئے تھے یا ہوش وحواس لقب پوستی کے نذر کر بیٹھے تو ایسی بولاہٹ
میں لکھنے کیوں چلے تھے اب بدو ماغی نہو تو ذرا تحفہ اثنا عشریہ کا تحفہ قبول ہو جائے مطاعن صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے رد میں لکھتے ہیں طعن دہم آنکہ ابوبکر میگفت کہ لست بخیرکم وعلی فیکم پس اگر درین قول صادق
بود البتہ قابل امامت نباشد (جواب) این روایت در ہیچ کتابے از کتب اہلسنت موجود نیست نہ بطریق صحیح ونہ بطریق
ضعیف اول این روایت را از کتابہائے اہلسنت باید برآورد بعد ازان جواب باید خواست وبافترا آت شیعہ الزام
اہلسنت خواستن کمال نادانیست الخ پھر فرماتے ہیں ودرین روایت بعضے از علمائے شیعہ لفظ اقیلونی اقیلونی نیز افزا
ودکویند کہ ابوبکر استعفای نمود از امامت الخ میں کہتا ہوں بلکہ کتب اہلسنت میں صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اس کا صریح خلاف ثابت کہ ارشاد فرمایا الست احق الناس بہا الست اول من اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا کیا
میں سب سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہ لایا کیا میں فلان فضیلت والا نہیں کیا
میں فلان فضیلت والا نہیں اخرجہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں کھو گئے
مذاق تقیہ کی کیسی پردہ دری ہوئی **دفعہ (۱۳)** ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل تھے اور میں علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ افضل ہیں یہی ہمکو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمایا **اقول** یہہ تیسرا افترا
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اگر کچھہ بھی کی شرم لکھے کی لاج ہے تو اوس جناب سے ثابت کرو کہ
مخترع کب اختیار کیا اور کس دن ارشاد فرمایا کہ میں ہی افضل علی
ہے زیادہ حیرت میں غرق ہوں کہ اگر تیرہ ۱۳ سو برس کے بعد کوئی
الگ پسند آیا تھا تو وکیل صاحب اپنی خانگی معاملہ کے مختار تھے مجبورا
دفعہ (۱۴) ابوسفیان وامیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما پر غصہ فرماکر بوجہ صحابیت رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہی اونکی علو شان کو ناپسند ٹھہرا کر فرماتے ہیں حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے مولفۃ القلوب مین داخل کرکے ہمیشہ صف نعال پر جگہ دی اوس سے عظم
شان مستنبط کی اقول ار اکین پارلیمنٹ پر فرض ہے کہ اپنے اس دعوی کو کتب معتمدہ سے بسند صحیح ثابت ص ہوتا
فرمائین ورنہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ پر افترا کرنیسے باز آئین سبحٰن اللہ یہ تو حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ سے یہ پایا ہے کہ اونھوں نے امیر معویہ رضی اللہ تعالے عنہ کو ملک شام کی ولایت عطا فرمائی اور اونکی آخر عمر
شریف تک چار سال کامل وہ اس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہے پھر سرکار ذو النورین مین بھی ہمیشہ اس منصب سے ممتاز رہے
اور اونھوں نے تمام ملک شام اونھیں تفویض فرما دیا صواعق مین ہے اقد استعمل معویۃ عمر وعثمٰن رضی اللہ تعالے عنہم
وکفاہ ذلک شرفا وذلک ان ابابکر لما بعث الجیوش الی الشام سار معویۃ مع اخیہ یزید بن ابی سفیٰن فلما مات
اخوہ یزید استخلفہ علی دمشق فاقرہ عمر ثم عثمٰن وجمع لہ الشام کلہ فاقام امیرا عشرین سنۃ وخلیفۃ عشرین سنۃ
اس امر کی تصریح مواہب لدنیہ ومدارج النبوۃ وغیرہما کتب معتبرہ ہی ہے اور ابو سفیٰن رضی اللہ تعالے عنہ کی
تالیف قلب وزیادت اعزاز کے لئے سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا من دخل دار ابو سفیٰن فھو آمن
جو ابو سفیٰن کے گھر مین جا رہے وہ بھی امان مین ہے اور بالیقین فاروق اعظم رضے اللہ تعالے عنہ اوس وقت ہمراہ
رکاب سعادت مآب سید العلمین صلے اللہ علیہ وسلم تھے بچشم خود بارگاہ رسالت سے اونکا یہ اعزاز ملاحظہ
کیا آیا ممکن تھا کہ برخلاف سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم وعکس مقصود تالیف القلوب اونکی الیسی تذلیل توہین فرماتے
اور پھر آپ اپنی لفظ ہمیشہ کو تو غور فرمائین حضرت ابو سفیٰن رضی اللہ تعالے عنہ کی نہایت غیرت وفخر ودوستی خود
قول سیدنا عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے ثابت جس بناپر وہ نے سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے عرض کرکے
انکے لئے حکم من دخل صادر کرایا تھا آیا معقول کہ یہ ہمیشہ اپنی اس ذلت کو گوارا کرین اور نہایت خواری صف
نعال مین بیٹھنا پسند رکھین حاشا وکلا علمائے دین فرماتے ہین خلفاء راشدین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے
نزدیک مقرر ومسلم تھا کہ جسے ذرا دیر بھی سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صحبت رہی ہے اوسکا
اعزاز واکرام کیا جائے یہانتک کہ ایک بدوی نے حضرات انصار کرام رضی اللہ تعالے عنہم کی ہجو کہی
دار الاعتساب فاروقی رضی اللہ تعالے عنہ مین حاضر کیا گیا حضرت نے عقاب کنار اصلا عتاب بھی نہ
ملکہ یہی ارشاد کیا اگر اس شخص کو سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صحبت نملی ہوتی تو تمہین اوس
کرتا امام علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالے صواعق مین فرماتے ہین لتعظیم الصحابۃ
علیہ وسلم کان مقررا عند الخلفاء الراشدین وغیرہم فقد صح عن ابی سعید
من اہل البادیۃ تناول معویۃ رضی اللہ تعالے عنہ فی حضرۃ وکان
اہل البادیۃ نزلوا علی ابیات فذکر الحدیث الی ان

الانصار وقال لہم عمر لو ان لہ صحبۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ما ادری ما قال فیہا لکفیتکموہ فانظر کیف توقف عمر
عن معاتبتہ فضلا عن معاقبتہ لکونہ علم انہ لقی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اھ ملخصا سبحان اللہ خلفائے راشدین عمرو او
امیر المؤمنین خصوصا رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین تو لقائے سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہہ تعظیم فرمائیں اور آپ اونکی طرف
بلا وجہ الیسی تذلیل و توہین کی نسبت بناتیں دیکھو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حضور میں کہ مفتی تھے
نشین نے امیر معویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان میں کچھہ گستاخی کی حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سیدھے ہو بیٹھے اور یہہ
حدیث ارشاد فرما کر باتباع سنت فاروقی اوس بادیہ نشین کا لحاظ کیا اور کچھہ نہ کہا اب بھی جو لوگ صحابہ سید عالم
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھہ بے ادبانہ پیش آتے ہیں اگر ایک نظر اونکی چہرۂ اقدس سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
پر پڑی ہوتی تو واللہ العظیم ہم اہلسنت متبعان خلفائے رسالت ہرگز ان سے تعرض نکرتے بلکہ انکی بھی تعظیم
واجب جانتے اور جسطرح امیر معویہ وغیرہ تمام صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے افعال و اقوال میں خوض بیجا حرام سمجھتے اور ذکر
باہم شکر رنجی لنسی غرض نہیں رکہتے اور اونکے بارہ میں اقوال موحشہ مورخین و حکایات غیر صحیح السند بالیقین کو دیوار
پر مارتے اور جو قطعی یقینی متواتر ہوتا اوسے محمل صحیح پر اوتارتے یونہیں یہہ جو جانتے کہتے ہم انہیں بھی سر تاج
گرداننا کہ یہہ تیرہ شدی کی چھینٹ صحابہ سید العلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ پیش آئے اور ہم اسکے
اوہام باطلہ کو بارہ باٹ نکریں ہمیں حمایت اصحاب کرام فرض قطعی ہے علیہا نحیی و علیہا نموت و علیہا نبعث ان شاء اللہ تعالٰی

دفعہ (۱۵) ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ افضل تھے اور ہیں اور علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی افضل ہیں یہی ہمکو مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے ہدایت و تاکید کی

اقول بہلا جناب عنایت کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما پر عنایت تھی تو ایک محل تھا حیرت ہے کہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین حیدر
کرم اللہ تعالٰی وجہہ الانور کو بھی مہربانی کیے بغیر نچھوڑا حضور کو ظاہر او وہ بھی اسد اللہ الغالب مانتے ہوں پہر ایسے اوسکے
جگر سے کو جو خدا کے شیر سے خوف نکرے کہ ہر میں مذاق جنان تفضیل کہاں گئے اوسکے موکل و کیل چہاتو لی بانے رنج لجا
لاج نکرنے کہنے نکرنے کی نہیں بدی صاف صاف بے تحریف و انحراف اپنے اس دعوے کو سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ
الاسنٰی کے کلام ہدایت نظام میں دکہادیں کہ حضرت نے فرمایا ہی میں تہا افضل ابوبکر بھی افضل کیوں مسلمانو آنکہو
پانی ایسا ہی ڈہل جاتا ہے وہ علی مرتضٰی وہ شیر خدا ؎ وہ روبہ و شان تقیہ کا دشمن ہو وہ آجام صولت کا ضرغام رضی
اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ وجعلنا مہتدین بہدیہ وبداہ جسنے سر منبر مسجد جامع ومشاہد ومجامع و خلوات
جمہ میں لطا[illegible] آمد و مدینہ [illegible] صاف ظاہر و اشگاف محکم و مفسر بے احتمال دگر شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما
کے بعد نبی [illegible] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا ایسے طور پر بیان فرمایا جسمیں [illegible]
[illegible] جسنے تفضیلیہ پر تشدیدیں فرمائیں فرقہ ابن سبا کو تہدیدیں فرمائیں جسنے مخالف
[illegible] سے ان اقوال کریمہ کو راوی اسی سے زیادہ صحابہ و تابعین رضوان
[illegible] شیخین پر اعتقاد کیے باوجود

مہارت حدیث و علم روایات قدیم و حدیث اونہیں کوئی راہ نکلی کہ کلام اطہر اسد حیدر سے ادہر ہی اقوال تفضیل نکالیے الافضل و الافضل کی بنا ڈالتے اگیارہ بارہ سو برس کے بعد ان محدثان باب افغان کو یہ ہمت ہوئی الہام ہوا یا وحی اوتری یا شاید غار سامرا مین گذر ہوا صاحب الزمان سے کوئی انجہر سنا عزیزو خدارا اپنی حال پر رحم کرو اسد اللہ الجبار کے کوڑون سے ڈرو ۵ اگر یہ دعوائے حب سرور تو رفض و تفضیل سے ہو باہر کہ وفاق حیدر شقاق حیدر یہہ بدمذاقی کی چال کیا ہے

وقفہ (۱۶) مولوی جمیل الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت پر کہ بعض جہلا باوجود دعوائے صوفیت بلکہ اقرار انتساب سلسلہ عالیہ برکاتیہ مارہرویہ کی ایسے کلمات بد یا نات اپنی زبان سے نکالتے ہین او مصداق خسر الدنیا و الآخرہ بنتے ہین مین ایسے اشخاص کو محض گمراہ و بیدین و مذاق شریعت و طریقت سے بے بہرہ جانتا ہون وکیل عدالت عالیہ تفضیل نہایت غصہ فرماتے اور خدا جانے تعزیرات ہند کی کس دفعہ کے رو سے یہہ حکم قہرمانی لگاتے افسوس ہے کہ مولوی صاحب ایسے بادۂ انانیت سے مست ہین کہ مومن بھائی کا گوشت کہاتے ہوئے کراہت نہین کرتے اور نہی مطلق و لا یغتب بعضکم بعضا کو خیال مین نہین لاتے ورنہ کبھی ایسے ہی تعریفات قبیحہ نہوتے **اقول** اس کلام کو غیبت بتانا اور زیر آیۂ کریمہ داخل ٹہرانا شریعت مطہرہ پر محض افترا **اولا** یہان کسیکا نام نہین مولوی صاحب نے بعض جہلا فرمایا ہے کیا جنہین آپ سمجھے وہ مفہوم جاہل کے فرد کامل ہین کہ خواہی نخواہی مطلق کا انصراف اونہین کی طرف ہو فقہائے کرام تصریح فرماتے ہین کہ اگر بعض اہل شہر کہکر عیب بیان کرے غیبت نہین کہ اہل شہر ہزارون لاکہون ہین خدا جانے کسے کہا اس کلام مین تو ایک شہر کیا ایک ملک کی بہی تخصیص نہین خود احادیث صحیحہ مین سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا ثابت کہ شخص معین کی کوئی خطا بیان فرمائی تو اس پیرایہ مین ارشاد کرتے ما بال اقوام یفعلون کذا ما بال اقوام یقولون کذا **ثانیا** مولوی صاحب نے جن بزرگواران قدسی شعار کی نسبت یہہ لفظ تحریر کیے ہین وہ ان افعال مین معلن و مجاہر اور ایسے شخص کی غیبت غیبت نہین میرا قلم دریائے حیرت مین غرق ہے کہ حضرت نے اس حکم کے نسبت کیا لکہدیا ہی شرع قدیم کے خلاف کسی امام معصوم کا کوئی قول تازہ آیا یا دارلعلم مجتہد کا فتوے پایا **ولعبارۃ اخرے** آپ اس عبارت سے کسی خاص شخص کو سمجہے یا خیر بر تقدیر ثانی آپکو کیا معلوم کہ جو ان لفظون سے ملوم اعلان و جہار اوس سے معدوم تقدیر اول قضے الرجل علے نفسہ آپہی کے زیر دستخط مولٰنا مولوی علی بخش خانصاحب مرحوم مغفور فرماتے ہین ایک عام بات کو خاص اپنے اوپر رکھ لینا اور پہر اوسکے جواب کی فکر مین کرنا ایک اعلےٰ درجہ کی حماقت ہے اگر سیاق عبارت مین بعض الفاظ بہک کر جیر جیسے ہون تو سخت آفت آپ کے پیچہے لگی ایسے لفظ خدا جانے کہان کہان دیکہہ گا اگر بکم آیت مینا و قربان جائیے کرامات اولیا کے حضرت مولٰنا رومی قدس سرہ العزیز مثنوی شریف

استحقاق دوزخ است ✿ پس چرا در روی مذاق دوزخ است گو روا شدا ہر علی الکفار

ہان اب سمجہا شاید آپنے دہوکا کہایا خسر الدنیا و الآخرہ مین لفظ خسر لضم مین موجود مگر یہہ تو فرمائیے کہ خسر الدنیا ہونا مسلم آخرت کہ ج ب

دفعہ (۱۷ تا ۲۱) زیر دستخط مولوی عبد القیوم صاحب: نقض اجماع کو تصانیف شیخ محقق مولنا عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ القدسی نقل کیا کہ بعض صحابہ کو در بارۂ افضلیت حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ عنہ کلام تھا جیسے حضرت حسان بن ثابت انصاری وحضرت حذیفہ بن الیمان **اقول** اصل مقالہ امام علامہ ابو عمر ابن عبد البر سے ہے نہ اونکے کلام میں ان دو صحابیوں کا ذکر نہ علمائے مابعد نے کہ اونکا قول نقل کیا اوس میں کہیں موجود نہ خود شیخ محقق کی تصانیف میں اس کا کہیں پتا شیخ نے تکمیل الایمان میں یہ بحث مستوفی بیان فرمائی اور عبارت ابو عمر کا ترجمہ کیا نہ اوس میں کہیں ان دونا موں کا نشان بلکہ حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے انہیں امام ابو عمر وغیرہ نے صریح تفضیل مطلق صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ پر انبیا اور صحابہ کرام کا اعتقاد کامل کہنا اور حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے سامنے اوس کا بیان میں آنا اور حضور کا مسرور ہو کر تحسین فرمانا اوس شد و مد سے نقل کیا کہ سننے سے تعلق رکھتا ہے (دیکھو شرح سر کلر دوازدہم میں حدیث ہفتم) کہیے اب یہ بر ملا جا افترا اوسنے یا انہیں دو ان صحابیوں پر اور دو شیخ پر کہ انہوں نے اونسے انکار تفضیل صدیق حکایت کیا

دفعہ ۲۲ زیر دستخط مولوی اعجاز احمد صاحب: حسب تحقیق شیخ عبد الحق محدث دہلوی ثابت ہے کہ بعض اہل حل و عقد مہاجرین وانصار میں سے افضلیت حضرت مولے کرم اللہ وجہہ کے قائل تھے **اقول** شیخ رحمہ اللہ تعالے نے تکمیل الایمان میں کلام امام ابو عمر نقل تو بیشک کیا مگر نہ اوسے مقبول نہ کہا بلکہ صریح رد ذکر فرمایا بعض عبارات شیخ شرح ایکٹ ۵۵ دفعہ ۶ میں مذکور ہونگی اور اسی تکمیل الایمان میں تصریح فرمائی کہ راجح ومختار یہی ہے کہ تفضیل شیخین پر اجماع صحابہ و تابعین تھا پھر انکار اجماع کو تحقیق شیخ محقق بتانا کتنا جیتا افترا ہے

دفعہ (۲۳) امام احمد رحمہ اللہ کا قول لا افضل علی لصحبۃ الرسول احدا **اقول** یہ کہنا تمنے امام احمد کا یہ قول اونکی مسند میں دیکھا یا کسی کلام مستند میں دیکھا تمیز تو اتنی اور چلے مجمع علما میں اپنی پردہ دری کرنے

دفعہ (۲۴) اگر کوئی کہے کہ تنزل ایک اصطلاح تصوف ہی میں کہو نگا کہ حضور پاک سے بڑھ کر کون سا صوفی ہے اور ہمارے واسطے بمقابلہ کلام حضور پر نور کونسے تصوف کا اتباع لازم ہے **اقول** خدا سمجھے اوس عیار بد نہاد سے جسنے بیٹھے بٹھائے ایک سید زادہ پاک نژاد کو اولٹے صلاح دی کہ آپ منصفی بریلی کی وکالت آلتو کی مختاری چھوڑ کر معارک علمیہ میں دخل دیجیے اب یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمہم اللہ نے جو [illegible] اصطلاح میں مرتبہ تکمیل کا نام تنزل رکھا ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ [illegible] اصطلاح کو باطل ٹھہراتے ہیں پھر حضور پاک سے بڑھ کر کونسا صوفی ہے کہ حضور سے [illegible] جائے حالانکہ یہ دعوے حضور پاک رضی اللہ تعالے عنہ پر محض افترا عبارت [illegible] لا مشاحۃ فی الاصطلاح اور بعد الذکر [illegible] قانون میں انکی منسوخی آگئی ہوتی کاش اگر حضور پاک رضی اللہ تعالے عنہ

اتنا ہی فرمائی کہ اصطلاح میں اس مرتبہ کا نام ترقی ہے تو خیر آپ کی خبط کو کچھ گنجائش ہوتی وہ بھی آپ ہی کی ہم مذہبوں میں
ورنہ عقلا تو جانتے ہیں کہ ایک تسمیہ دوسرے کا نافی نہ ایک اصطلاح دیگر کی منافی ہو یہاں تو وہ بھی بخیر ہے حضور پاک رضی اللہ
تعالی عنہ نے تمہاری عبارات منقولہ کے طور پر صرف اس قدر ارشاد فرمایا کہ جو تمہا تخصص دئیے جیسے حق جل وعلا اپنی طرف
ترقی بخشی تاکہ اوس سے تکمیل بندگان کرائی اس سے اتنا ہی مفہوم ہوا کہ تکمیل ترقی پر متفرع نہ کہ نفس تکمیل میلے
ہو ترقی ہے یا اوسکا تنزل کہنا صحیح نہیں اور لطف یہ کہ خود بھی عبارت قدسی کا یہی مطلب تسلیم کیا ہے حیث قال اس عبارت
پاک سے بلا منازعت و مخاوعت کے بالضرورۃ ثابت ہے کہ مکملیت فرع ہے حصول کاملیت کی ہوتی ہے وکیل صاحب خود نہ آتا
تہا تو کسی بیرسٹر سے پوچھہ دیکھئے کہ مفرع مفرع علیہ میں کتنا فرق ہے خدا کی شان یہ مبلغ علم اور اکابر اولیا پر منہ
آنیکو تیار **دفعہ (۲۵)** اول میں صیلے حسب تخریجات امام نسائی رحمہ اللہ تعالی علیہ قریب قریب متواتر کے ہے **اقول**
یہہ تخاریج مجتبے میں ہیں یا خصائص نسائی جناب نے کہیں دیکھی یا کسی امام محدث نے ایسا ارشاد فرمایا یا اس بار پر
کوئی تازہ سر کلر آیا کہ حدیث مذکور کی امام نسائی نے اس قدر تخریجیں کیں جتنے قریب تواتر پہونچی جلد اپنا دعوی ثابت
فرمائی ورنہ عادت پیروی میں خارج ہو کر امام نسائی پر افترا کرنے کا الزام آپ پر قائم ہوگا **دفعہ (۲۶)** عبارت متن
(یعنی مواقف) سے ثابت ہے کہ لفظ افضل سب پر بغیر کسی کمی یا زیادتی کے صادق ہے کچھ کمی و زیادتی مراتب نہیں بلکہ چاروں
افضل ہیں مع التراخی الی قولہ **اقول** یقین مانو اگر کوئی غیر سید اس گمنام سیاہ نامہ کا مصنف ہوتا تو
اوس کے گلے سے پٹا کہولکر کسی ہری ہری جنگل میں چہوڑ آتا تہا کہ کچھہ دن یہاں چرے جو مذاق عقل ٹہکانے آئے
غضب خدا کا مصنف نے اول ہی جو بحث چہیڑی ہے کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد افضل الناس کون
ہے اور کس کا مرتبہ سب سے زیادہ تو اخیر تک اسی میں کلام فرمایا بیان مذہب میں کہا ہم سنی ابوبکر صدیق کا مرتبہ
سب سے زیادہ جانتے ہیں اور رافضی مولی علی کا رضی اللہ تعالی عنہما اب وکیل صاحب کی عیاری ملاحظہ ہو کیا اڑ
تکان فرما دیا کہ مصنف کے نزدیک چاروں خلیفہ میں باہم کمی بیشی نہیں اور یہاں افعل التفضیل با ضافت یا بمن
کہنا خلاف سلف صالح ہی خیر اگر کچھ مطالعہ قانون سے فرصت ہو تو ذرا مواقف کی شروع عبارت ہی پر نظر فرما لیجئے*
لکہتے ہیں المقصد الخامس فی افضل الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہو عندنا و اکثر قدماء المعتزلة
ابوبکر و عند الشیعة و اکثر متاخری المعتزلة علی کہیے یہاں مرتبہ کا تفاوت اور افضل با ضافت تو نہیں اسی طرح
یہاں سے آخر مقصد تک پڑہتے چلے اور امر تنقیح طلب کو پیش نظر رکہکر وجوہ و نظائر ملاحظہ

تو کتنے محکموں میں آپکا دعوی ڈسمس ہوتا ہی افسوس جن بزرگوار کے
مین چہپی ظاہرا او کہیں ہی جانب تفضیل میل ہے آپ وکیل ہو کر بہولے
تہا کہ خبردار مذہب تفضیل کے خلاف جس قدر عبارتیں کتاب میں ہوں
میں تو ہین مذہب کی تمیز نالش دائر ہوگی مگر مشکل تو یہ تہی کہ او

خیانت بیجانہ کی نالش داغ دیتے **دفعہ (۲۷)** حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اجرای سلاسل ولایت کی نسبت لکھا سنابل
شریف میں بالصراحۃ تحریر ہے کہ یہ کوئی وجہ فضیلت نہیں **اقول** کرامات اللہ ولیاحق ایسی افترائیں ہیں کا جواب خود حضرت
غیاثنا وملاذنا صاحب سنابل قدس اللہ سرہ العزیز براہ کرامت پہلے ہی ارشاد فرماگئے ہیں کہ انہی کلام کے اخیر میں فرمایا تا بدانی
کہ مفضلہ ازین جنس بیہودگیہا بسیار دارد سبحن اللہ تُساق طائفہ مفضلہ تنقیص شان شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے اپنے
خمخانہ ساقی ادب سے یوں شراب تند مذاق پیتیں کہ خلافت خلفاء ثلثہ میں معاذ اللہ نقصان تھا جناب مرتضیٰ سے اکمال ہوا
لہذا رجوع سلاسل اونہیں کی طرف ہوئی اس پر ایک ولی خدا اعلم الہداے او نکار دفرمائے کہ حاشا ایسا نہیں چاروں صدر کا ...
عین کمال میں زنہار یہاں نقصان کو جگہ نہیں اور جس طرح بہشت خلافت شریعت ان چار باغ بہار جلالت کی مہکتے پہولوں سے
علی الترتیب پر بہار رہی یونہیں ہر ایک اسکا صالح تھا کہ انہار طریقت کا منبع ہو سلاسل ولایت کا مرجع ہو مگر بوجہ ادب خلافت نبوت
یہ فضیلت خاتم الخلفا سے ظاہر ہوئی تھی اور ختم خلافت شاہ ولایت پر ہوا لہذا اوس مبارک بیل نے جو چاروں سینوں میں ریشہ
دوان تھی یہاں سے سر باہر نکالا اور طیب شاخوں طاہر ڈالیوں نے پہولنا پھلنا شروع کیا اگر بالفرض خاتم خلفا اونہیں فرماتے
مرجع سلاسل بھی اونہیں کو بناتے کہ اصل مادہ میں کہیں قصور نہ تھا جیسا مفضلہ نے بیان کیا یہ حاصل ہے کلام پاک سنابل شریف
کا مجھے کہئے اس میں کہاں تصریح ہی کہ اجرائے سلاسل سرے سے فضیلت ہی نہیں پہر ڈریے تمہاری دیدہ سے کہ اکابر خاندان برکاتی پر بہی
افترا سے باز نہ آسے اتنا تو دیکھا ہوتا کہ حضرت ممدوح قدس سرہ الشریف اسی ختم خلافت سے ناشی فرماتے ہیں خلافت فی نفسہا
فضل ہے اور ختم خلافت دوسرا فضل و اوس پر اجرائے سلاسل کی دولت ملنا تیسرا فضل کاش اگر اوس پر سے لحاظ کرتے
تو کہل جاتا کہ بیان مقصود کلام صرف اس قدر کہ اجرائے سلاسل کا حضرت مولیٰ سے ظاہر ہونا خلفائے ثلثہ میں قصور و فتور نہیں
بتاتا استغفر اللہ سے نفی فضیلت سے کیا علاقہ مگر یہاں تم اول کلام کیونکر دیکھتے کہ وہاں تو طائفہ شریفہ حضرات
مفضلین کی بہت کچہ مدح وستایش فرمائی ہے اب ہم سے سنئے ارشاد فرماتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ فاما مفضلہ چون می بینند
کہ فضل شیخین از کتاب واز احادیث واز اجماع اصحاب واز اتفاق علمائے امت بنیادی مستحکم است عقاید فاسدہ خود
می پوشد و در ہر جای باظہار آن نمی کوشد و ہر کجا کہ مجال تصرف می یابد بتخریب قواعد مسلمانی یا فساد عقائد ایمانی بنیاد می نہند
چنانکہ بالا گذشت گاہ می گوید وقتیکہ ابوبکر صدیق بر مسند خلافت نشست مرتضیٰ علی حاضر نبود و گاہ می گوید تقدم شیخین در
خلافت بواسطہ کبرسنی ایشان است نہ بواسطہ فضائل ایشان وگاہ بدان حدیث کہ بصحت نرسیدہ است تمسک می کند الخلافۃ من
سنۃ وقد تمت لعلی میگوید کہ در خلافت خلفای دگر نقصانی بود و خلافت بمرتضیٰ تمام وکامل شد ولہذا سلسلہ

دہ بمرآید

...رم اللہ تعالیٰ وجہہ بدیگری ای برادر خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین چہار یار
...سلم با کاملیتے تمام برحق و براصل اند وہر چہار استحقاق آن داشتند تا بر مسند خلافت
بنشینند پس ایشان بر مسند خلافت نبوت بنشستند اسکی بعدہ وجہ
لسو ... ما خیر مرتضیٰ در نوبت خلافت سبب رجوع خانوادہا گشت واگر ازین خلفا

دیگر کہ متاخر لودی مرجع خالو ادنا ہموں گشتے تا بدانی کہ مفضلہ ازین جنس ہو گیہا بسیار دانستہ دیکھیے بیان
شیخین سے نفی قصو مقصود ہی یا اجزا اسلاس سے نفی فضیلت مگر کیا کیجیے کہ مفضلہ ازین جنس ہوگیہا بسیار دیان اس مین شک نہین کہ ہم
اہلسنت کے نزدیک یہ امر مدار افضلیت مطلقہ نہین نہ ہمارے علما کے کلام مین اس کا پتا پہر تخالف کہانسے لازم آیا **دفعہ (۲۸)** آپ
[illegible]

بالضرورۃ شاہ عبد العزیز دہلوی رح اور ملا علی قاری رح کیطرح کہنا پڑیگا کہ انہ کان مرائیا مراعیا مستترا بدم عثمن
الی آخرہ ما قال الملا علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر **اقول** ہیچ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد شاہ صاحب کی کسی تصنیف
کا نام نہ لکھا کہ گو نہ گنجائش ہے مگر غایت حیا یہ شرح فقہ اکبر کی تعیین کر دی **انا للہ وانا الیہ راجعون**
کدہر ہین وکیل و موکل اور کہان گیے شیعی و مفضل کہدو **اجمعوا امشر کالکم** وانظروا اور انکم جاءت الراجفۃ
تتبعہا الرادفۃ اف لمذ اقکم ونعالا اختلاقکم ایہا المراؤن والمفترون المستترون جلد اپنی فکر کرو شرح فقہ اکبر
مین اپنی عبارت پیش کردہ دکہاؤ یا اب بزور کشف والہام کوئی نئی شرح ملا علی قاری گڑہو ہیہات ہیہات وہ شرح
فقہ اکبر جو آپ کی طائفہ پہر غضب الجبار یا سوط الحدید کرار اوس پر ایسا جیتا افترا اذ انگاہ روبروہی علی قاری اپنی
شرح فقہ اکبر مین کیا عظیم پتہر جان رفاض پر ڈالتے ہین کہ ساری خیالات حضرات کا محل الجواہر ہوا جاتا ہے قال
رحمہ اللہ تعالی ما وقع من امتناع جماعۃ من الصحابۃ عن نصرۃ علی رضی اللہ تعالی عنہ والخروج معہ الی المحاربۃ ومن محاربۃ طائفۃ
منہم کما فی حرب الجمل وصفین فلا یدل علی عدم صحۃ خلافتہ ولا علی تضلیل مخالفیہ فی ولایتہ اذ لم یکن ذلک عن نزاع فی حقیقۃ
امارتہ بل کان عن خطأ فی اجتہادہم والمخطی فی الاجتہاد لا یضلل ولا یفسق پہر سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین
قدس سرہ العزیز کے رسالہ اعلام الہدی عقیدۃ ارباب التقی سے نقل فرماتے ہین مما ظہر بہ الشیطان من ندالامۃ وختام الوقائع
منہ اد نس وسار فی الضمائر خبث ما ظہر من المشاجرۃ بینہم الی آخر ما افاد پہر فرماتے ہین کان معاویۃ مخطأ الا انہ فعل ما فعل من تاویل
فلم یصر بہ فاسقا پہر لا تسبوا احدا من اصحابی وغیرہ احادیث آثار کی نقل لاتے اور بہ گویان صحابہ پر اقامت قیامت کرے
فرماتے ہین کہا کیا جاؤ اس بہادری کو کہ علی قاری اور یہ افترا بہاری تا کہ حیا کی اوٹہیے جوانی تا آن انکہ پہر لوگو نکا ڈہلنا یا نی ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **دفعہ (۲۹ و ۳۰)** آخر سیاہ نامہ مین علامہ سید شریف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عبارت کا مطلب یہ
قرار دیا کہ تفضیل شیخین مین اتباع سلف کچہ ضرور رکہین یہانتک کہ مخالف کو جاہل بہی نہین کہہ سکتے اور وہ نہین مسئلہ اجماعی ٹہرانا
کہ اگر اجماع ہوتا تو کبہی سید جیسا قطعیت تفضیل مین ایسے موربیش نکرتے **اقول** دونو باتین محض افترا ہین سید صاحب کی وہی عبارتین
جو حضرت نے نقل کی اسکی صریح تکذیب مین موجود (دیکھو ایکٹ ۴ دفعہ ۴ و ۵) **دفعہ (۳۱)** یہین قاضی آمدی رحمہ اللہ کا مطلب یہ
دیا کہ فضائل مین ایک کی تصریح دوسرے پر پیدا نہین ہو سکتی **اقول** عبارت آمدی مین صرف اسقدر کہ در بارہ
حاصل نہین حیث قال وقد یراد ہہنا بالتفضیل اختصاص احد الشخصین عن الآخر باصل
مقطوع بہ فیما بین الصحابۃ سبحن اللہ کہان نہ کر سکنا اور کہان اوس کا قطعی نہونا کہ ماخذ
ہیہات اس ناقص العقل صادق القول نے اتنا ہی نہ دیکہا کہ قاضی آمدی لینا ظنیت

دفع (۲۳) جمیع محققین فن کلام مورخین علام غیر ممکن ہو نا تو بالضرور ظنا ترجیح اونکی نزدیک معقول کما لا یخفی

متفق ہین کہ امیر معویہ کا کوئی فعل نیک نیتی پر مبنی نہ تہا ۔ **اقول** اسکے کیا عرض کرون کہ مفتری کو ابن سبا کا حوالہ ائمہ اہلسنت سلفا و خلفا ارشاد فرماتے آئے کہ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطا اجتہادی تہی اور اجماع اہل الحق قائم ہے کہ صحابہ کے بارہ مین ارسال زبان حرام اور اونکی نسبت مورخین کے بیہودہ اقوال رد و مردود اور اونکے افعال و اقوال کو محمل حسن پر اوتارنا فرض اور بالفرض جو کچہ قطعی متواتر غیر محتمل التاویل ہو اوس سے اعراض و اغماض واجب ورنہ مرتکب کما کنا نخوض مع الخائضین کا نتیجہ ما سلککم فی سقر ہے یہ مختصر سا لکہ آپکی خوش مذاقیون کو مضطرب نہ ہونے کے لیے ہے تفصیل کا محل نہین کتب ائمہ دین مثل شرح صحیح بخاری امام قسطلانی و شرح صحیح مسلم امام نووی و شفائے مبارک امام علامہ قاضی عیاض و نسیم الریاض علامہ خفاجی و مرقاۃ شرح مشکوۃ علی قاری و شرح الفقہ الاکبر لہ و مجمع البحار علامہ محمد طاہر و صواعق محرقہ علامہ ابن حجر و الیواقیت و الجواہر امام علامہ عبد الوہاب شعرانی و احیاء العلوم و کیمیای سعادت امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی و شرح مواہب فاضل زرقانی و تطہیر الجنان و تحلیۃ الطالبین تشریف و معتمد فی المعتقد للعلامۃ التور پشتی وغیرہا کتب و اسفار ائمہ کبار علیہم رحمۃ العزیز الغفار مطالعہ کیجیے اور اپنے افترا کو سمجہکر رو لیجے اگر شوق بحث ان کتابون تک دسترس نصیب نہو تو رسالہ تصحیح العقیدہ فی باب الامیر معویہ مطبع ہو کر شائع ہو چکا فانون سے فرصت ہو تو اوسی کو ملاحظہ فرمالیجے

دفع (۲۴) تبع سلف وہی شخص ہے جو چارون خلفاء رضی اللہ عنہم پر برابر لفظ افضل کو بغیر کسی بیشی کے صادق جانتا ہو گا یہ صدق مع التراخی ہو نہ وہ جو افضل من اور افضلہم کا قائل ہو **اقول** او میان کم تشدید ملک گرفت افترا تیرہ سو برس سے آجتک صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و فقہا و محدثین و عرفای کاملین تقریر اور تحریر ابرابر بالاجماع حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مین باہم تفاضل و تفاوت مراتب مانتے آئے بارہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ اہلسنت و تفضیلیہ کی اسی پر نزاع قائم رہی سنی صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زیادہ بتاتے ہین رافضی حضرت مولے کو سب سے بہتر و برتر ٹہراتے ہین اب ان حضرات نے کیا جانیے کونسے ہائیکورٹ کی لیلیڈ دیکہکر وہ پوست کندہ ناطق فیصلہ لکہدیا کہ سارا جہگڑا جڑ سے کٹ گیا بقول شخصیے ع وہ سر ہی ہم نہین رکہتے جسے سودا ہو سامان کا ۔ یعنی فرماتے ہین سنی ہی جہوٹے تفضیلیہ ہی خاطی چارون برابر ہین کمی نہ بیشی اے تو مانتا ہون تیری مفسدہ کی صفائی سارا مباحثہ نگل گئے ڈکار تک نہ آئی خیر یہ تو اونکی قوت ہاضمہ ہے اسکی کیا شکایت مگر ادہر عیارون کی تعلیم بہولے بالون کو کیا کیا ڈہٹائیان سکہائی ہین آنکہو ملتی آنکہین ڈالکر فرماتے ہین سلف صالح کا یہی مذہب تہا مین کہتا ہون یارب اگر اسلاف کرام اہلسنت مراد تو مزیت شیخین اونکا اعتقاد اور اگر ابن سبا وغیرہ مفضلہ کے سلف تو ترجیح تو تشیع سے ایسے ہولا پڑا ہولا رخنے مشکل کہا لیے آئے بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ احادیث سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشادات خود مولی اسلام و اقوال حضرات اہلبیت عظام و علمای اعلام و اولیای کرام ... سے کامل بار ہزار سندین پیش کر سکتا ہون جن سے مذاق افترا مین تلخی آئی ان سچے جہوٹون کی اتب کی توضیح ہو اضافت و من کی صاف تصریح ہو مگر کیا فائدہ کہ منکر آفتاب کو خدا

ہی آنکھیں دیکھ لیں اور دل میں حضرت بھی خوب جانتے ہیں کہ تفضیلی صاحب نے اپنی تزک میں کیا جیتی ستاؤں فرمائی یا مردہ پر بہار
روایت کشی کی فرصت نہیں رسائل اہلسنت مثل معیار المذہب وغیرہ مطبوع ہو چکے ابھی نہ دیکھ سکیں تو انہیں میں دیکھ لیجئے **دفعہ ۳۴**

۳۵ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفات میں بیان فرمایا ہے کہ محدثوں میں بھی بعض اسی طریقہ پر اعتقاد رکھتے تھے (یعنی افضلیت صدیق اکبر سے انکار) جیسے عبدالرزاق محدث وغیرہ اور یہ لوگ سب داخل اہلسنت والجماعت ہیں انتہی۔ **اقول** خدا کی پناہ اگلی تو آپکی پیٹ میں تھے افترا اگلے لادی تھی ایک دفعہ ہی نکل پڑی آمنہ بھکا یا کہ اکٹھے تین اگلے عبدالرزاق کو افضلیت صدیق سے منکر ٹھہرانا ایک افترا پھر شیخ کی طرف اس بیان کی نسبت دوسرا افترا پھر شیخ کو قائل سنیت عبدالرزاق بتانا تیسرا افترا اشد ہ تینوں افترا میں طرفہ کیلو ہے کہ دفعہ سابق میں جو مباہتہ کا مباحثہ ہضم فرمایا تھا وہی افتراؤں کی گدی ہو کر نکل رہا ہے یا للعجب شیخ رحمہ اللہ تعالی نے بالکل اس کا عکس بیان فرمایا ارشاد کرتے ہیں بعض شیعہ جنہیں انصاف سے بہرہ تھا جیسے عبدالرزاق محدث تفضیل شیخین مانتے اور کہتے کہ علی نے خود شیخین کو اپنے سے بہتر بتایا سخت گناہ عظیم ہے کہ ہم انہیں دوست کہیں اور انہیں کا خلاف کریں تکمیل الایمان ملاحظہ ہو فرماتے ہیں از حسن اوائلہ کہ بعضے از اہل تشیع کہ از جادۂ انصاف واعتدال بیروں نبودہ اند گفتہ اند کہ عبدالرزاق کہ از اہل روایت علمای حدیث است گفتہ است کہ من تفضیل شیخین میکنم بجہت تفضیل علی مرایشان را اگر علی تفضیل ایشان بر خود نمی کردم من نیز نمی کردم گناہے عظیم مرا ازیں بس بود کہ من علی را دوست دارم و مخالفت وی کنم انتہی ترجمہ کلام شیخ ابن حجر بود اور اگر اب بھی ابتلائی افترا سے غثیان باقی ہے تو اصل عبارت علامہ ابن حجر سنئے صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں ما احسن ما سلک بعض الشیعۃ المنصفین کعبد الرزاق فانہ قال افضل الشیخین بتفضیل علی ایاہما علی نفسہ والا لما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ حضرت آپنے لاتائی دیکھو کہا یا اتنا عظیم تو بار اوٹھایا اور کچھ بنایا کوہ بر نافتی فکاہی بناقتی ایسے ہی پایہ کی ہمت ملی تھی تو عبارت شیخ رحمہ اللہ تعالی علیہ میں سنیت عبدالرزاق کے جگہ سنیت عبدالمذاق نقل کرتی تھی آپ اور آپکے خواجہ تاشوں کے کام آتی ؎ ای اشک وبہ مرتری تا شیر دیکھی ہم اور لٹا مذاق اور اتر سنیت کی ہہیل کا۔ **دفعہ ۳۶** حافظ مدارج النبوت کی اس عبارت پر لیجئے لوگ جو ظاہر میں سنی اور در حقیقت رافضی ہیں صرف دنیا کمانے کرنیکیلئے اپنے آپکو صوفی مرید خاندان برکاتی اور سنی بے تعصب کہتے ہیں علم تعزیوں کے ساتھ برہنہ سر برہنہ پا پاہ میں خاک شفا کا گٹھا گلے میں علم اسلام پر تعزیہ پر فاتحہ خوانی کربلا فرضی میں نعشالوں کا طواف اور ایسے رافضی ہونیکی نشانی شہادت غصہ فرمایا بات واقعی تھی جواب بن نہ آیا جھنجلاہٹ کی شدت بولاہٹ کی آفت اوس وقت کی اداؤں اشتاقوں سے پوچھیے جیوں کا مزہ خوش ادا قولوں جیسے گال تمتمائے ہوئے آنسو ڈبڈبائے ہوئے بھوؤں میں بل ماتھے پر شکن زیر لب کچھ بھوبا سخن پلکوں کا جھپکنا نتھنوں کا پھڑکنا اپنے سایہ سے آپ ہی بھڑکنا بل کھائے زلفوں میں ناگن کی لہر ترچھی نگاہوں میں ستم کا زہر ؎ وہ ہر بیزار منانے سے خفا ہوتا ہے جی جس قدر ٹالئے ویسے اب دیکھیے کیا ہوتا ہے مگر خدا نے خیر کی کہ ان لمبی انگھڑیوں کی قدیمی سہیلیاں خیالی دیانت صبر پاکر بیتاب دوڑتی آئیں قدموں پر گر کر عرض کی معاف اتنا غصہ نہ فرمائیں بدلہ لینا ہمارا ذمہ حضور کے ایک ایک خصم کو مزہ چکھا دیں تو سہی آخر خیالی ساعد نازنین پر آئیں دیانت لی کمر نازک پر دامن باندھا ہوس انتقام میں ان افعال بدمذاق کا بغض اکابر علما و اعیان ہوا ہمیں غل آپ گیا محل کہ ملوتے سب جاگ اوٹھے چار طرف سے صدائے تحسین ہے کہ دیوتیہ وال اوا کا پر مرتہان گردید ؎ حیرت ہے کہ اوس شوخ کی نازک کمر ایسی ہو کہ بہتان اوٹھا لے

بہتان قطیع کا جواب ہوا اس آیۂ کریمہ کی تلاوت کیا ہی لمن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما
مبینا اور پھر ڈھیٹ پن اتنا کہ جسکے دیکھنے والے ابھی تک کثرت سے بریلی رامپور میں موجود ہیں میں کہتا ہوں عالم مثال کے رامپور بریلی
جو کسی عیار کی زنبیل میں پوشیدہ ہیں شاید ایسے ہوں عدیم الوجود او نہیں بلا دین آدمیہ میں لیکن افسوس بہتان اوٹھایا مگر نرا عیاری
آدنا رقیم کہتے ہوگی کا کہنا کہیں ٹہرین گما یا اور اس مصرع کا ٹیکا کس پانی سے جڑ آیا ع میں شیشے بیچے تیار ہوں میں تیسے تو چھوڑ دیا قانون دیکھکر کہنا
نہ تمہالی ٹکری تو نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **دفعہ ۳** رسالہ غسل مس میت اقول حضرت مولنا مولوی عبد القادر صاحب دام
فیوضہم بالکل اجماعی اور مطابق مذہب جمہور علمائے اسلام و صوفیہ عظام کہا **اقول** اول تو یہ ساری عبارت حضرت مولنا پر تہمت مطلب میں لفظ (بالکل
اجماعی) اپنی طرف سے زیادہ کر دیا تاکہ اعتراض سے بچا اور غسل کے صفحے میں بعض مسائل ایسے بھی ہیں جنکے خلاف پر کوئی قول شاذ بھی وارد
ہے بالکل اجماعی کیونکر قرار دیا حالانکہ نہ تصدیق حضرت ممدوح ام بالفیض والفتوح میں ہرگز اس لفظ کا نشان نہیں **دفعہ ۳۳** جناب
میاں صاحب قبلہ کو معلوم ہو گیا کہ مولے علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے لفظ اخیر کہیں وارد نہوا جس سے استدلال کیا جاوے کاملیت پر **اقول** اپنا
وکیل صاحب اپنی بحث میں حضرت نور العارفین سیدنا ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کو معاذ اللہ حضرت کا ملیت
مولے المسلمین علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ سے منکر بتاتے ہیں اس افترائے عظیم کا جواب تو محکمہ بالا عدالت حقہ حضرت حق سبحانہ و تعالے
سے پائنگے مگر ہمکو اتنی عرض ہے کہ دور نجائیں حضرت ممدوح دام ظلہم کا یہی رسالہ سوال و جواب جسکی عبارت پر یہاں آپ زہر کہا رہے ہو
ہیں مطالعہ فرمائیں ارشاد ہوتا ہے فیضان وہدایت یہ از مرتبہ ولایت بخلق رسید و میرسد و خواہد رسید بیشتر و مقلد اے آنچ فیضان
ہدایت نزد جمہور مشائخ بابت سیدنا علی مرتضے است کرم اللہ تعالے وجہہ کہ اکثر بتوسط شریف او بایشاں رسید و می رسد و خواہد رسید و این مرتبہ را
مرتبہ تکمیل ولایت متعدیہ می گویند کہ خود بکمال رسید و دیگران را بہ تکمیل رسانید و می رساند و خواہد رسانید الی آخر ما ادعیتم تمہارے
حال پر افسوس کرتے ہیں کہ بیندرس کی پہاں سے بدلی ہو گئی خیر کسی اور ہی سے آنکھیں بنوا کر لفظ مبارک خود بکمال رسید کو ملاحظہ ہو آگے
افضلیت مرتضوی باعتبار تکمیل کی نسبت ارشاد ہوتا ہے مراد از ین تنزلات بعد ترقی از مقام قربت برائے تکمیل ناقصان در الفاظ
شرفی دیکھکر آنکھیں نہ چراو آگے انفحات سے نقل فرماتے ہیں آں طائفہ کاملان مکمل اند کیوں اب بھی و یکہ نہ کہلے مگر میں سمجھا جو اس افترا
کی وجہ ہے یہ بد لاالیا ہی اپنے اشیاع تسنن تفضیل کا جھوٹا نہ خلافت خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم کو ناقص بتایا تھا (دیکھو شرح
ایکٹ نمبر دفعہ ۲) اب ان افراغ نے یوں بانگ بے ہنگام سنائی کہ تم بھی تو معاذ اللہ کاملیت حضرت مولے سے منکر او رعیاذا باللہ او نکو
نقصان ولایت کے مقر ہو الہی فاک بدہان مفتریان خدا تم ہی کہدو آمین **دفعہ ۳۴** اس سے کچھ پہلے کہا جناب میاں صاحب قبلہ نے رسالہ
الجواب میں لکھا کاملیت اوس ترقی کا نام ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہوا **اقول** محض افترا (دیکھو ضمیمہ دوم شرح ایکٹ نمبر
۱۳۴۸) حد کا ظلم یہ ہے کہ زیر حدیث لان یہدی اللہ فضل کاملیت حضرت مولے کرم اللہ تعالے وجہہ کے لئے ثابت
علم و خیریت کلی ذات مولے کرم اللہ وجہہ سے کیونکر مسلوب ہو گئی اور خیریت کاملیت کیونکر زائل
نہ اسکے کچھ قدر نہیں ہو سکتی کہ نہج البلاغہ کے خاص متن میں داخل کر دیا جائے حضرت نور العارفین کی
ت مولے کرم اللہ تعالے وجہہ سے ختم ادا ہیں بیان فرماتی ہیں انکار منکر آفتاب ہی نہ دیا ہوا

دفعہ (۴۶) سب سے زیادہ ظلم شدید یہ کہ زیر دفعہ روپیہ کے سبب کو سبکدوش کہ سبب کہدیت افضل ابھی ذرا دیکھ لیجئے اوسکو عبارت گذری جو سابق میں شرح دفعہ
دستخطی مولوی عبد القیوم صاحب لکھا ہے مبالغہ صاحب قبلہ مرتضوی مناقب و فضائل کو اول تو موضوع فرماتے ہیں پھر جو درجہ صحت ہیں انکو
عمل کیے دیتے ہیں **اقول** عبارت حضرت نور العارفین یہ ہے احادیث تفضیل شیخین در اعلی درجہ صحت و افسیر واقع شدہ است بخلاف
احادیث مصرحہ بتفضیل جناب مرتضوی کہ از اکثر آنہا موضوع یا ضعیف بضعف شدید است و اگر در بعضے گوشہ قوتے باشد خالی از وصمت احتمالات شتی
و تاویلات جلیہ و خفیہ نیست لہذا اہل اسلام سے انصاف طلب کہ حضرت نور العارفین کا یہ کلام اون حدیثوں سے ہے جنسے حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ کا
تمام امت حتے کہ شیخین سے افضل ہونا نکلے یا معاذ اللہ فضائل و مناقب مرتضوی کرم اللہ تعالی وجہہ میں حضرت نور العارفین نے فصل سوم دلیل التعیین
میں جو فضائل و مناقب حضرت مولے المسلمین کرم اللہ تعالی وجہہ تلخیص فرمائے ذرا اونہیں سوجہا اور ملا شو شتری کی ایجادی ویدیکہ شامت
نہ ہو **دفعہ ۴۷** گمنام سپیا نامہ علامۃ الدہر حیرت فہامہ میں بار بار حضرت ممدوح مدظلہ العالی پر افترا کیا ہے کہ اونکی کلام ہدایت نظام میں عیاذا
باللہ جابجا تنقیص شان حضرت اسد اللہ لسان کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم واقع ہوئی ہے مگر اس گمنام تحریر کا ایک ایک گوشہ چہان ڈالیے سوا چند مہمل
باتوں عنادی مکابروں کے کہیں اس بیہودہ مذاق دعوے کا ثبوت اصلا نہ پایئے ان خرافات سبائیہ کی کامل خدمتگذاری انشاء اللہ تعالی
شرح مسکر تنقیص میں معروض ہوگی یہاں بطور امام علامہ ابن حجر اسقدر گذارش بس ہے کہ احسن ما یقال ههنا الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین **دفعہ ۴۸**
اقول ۵ مولوی عبد القیوم صاحب نے احادیث فضائل شیخین کے سوا اور حضرات کے فضائل کی احادیث کو مأول قرار دیا ہے
ولی از مفتری نتوان بر آمد کہ از از خود سخن بے آفرید ص۹۰ تنبیہ الاشرار پر مولوی عبد القیوم صاحب کی عبارت یہ ہے جس طرح بعض احادیث
صحیحہ متفق علیہا سے تفضیل حضرت موسے علیہ السلام کی مثلاً یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے
ثابت ہوسکتی ہے مگر اونکو جمہور اہلسنت نے ماول ٹھہرایا ہے اسی طرح جن احادیث سے بر تقدیر صحت افضلیت حضرت فاروق جناب صدیق
اکبر پر یا افضلیت حضرات ختنین جناب شیخین پر یا افضلیت سبطین کریمین خلفای راشدین پر رضی اللہ تعالی عنہم ثابت ہوسکتی ہو
جمہور اہلسنت نے ماول و غیر قابل اعتقاد ٹھہرایا ہے الخ ملخصا کبری تفضیل کے حکام بالائے انصاف طلب کہ ذرا اس مقدمہ میں نظر ثانی ہو
کہ اصل بحث نزاع تفضیل میں اوسی کی بنا پر آپکو کاوشیں اوسکی تحقیق میں رسائل تیار اوسکے بارہ میں تنبیہ الاشرار عبارت مولوی عبد
القیوم صاحب میں اول سے آخر تک اوسی کا تو کرا اوسی میں اوہام مفضلہ کے قلع و قمع کی فکر صاف صریح مفاد عبارت اس قدر کہ اقوال شاذ
روایات آحاد مخالف جمہور غیر قابل اعتماد نہ اونکی رو سے عقیدہ مقررہ کی تضعیف ممکن بلکہ خود اونہیں کو دیکھا چاہیے اگر درجہ صحت سے نازل
ہیں مردود ورنہ ماول نہ کہ اونکی بنا پر ترک عقیدہ کریں دیکھو تفضیل مطلق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین معتقد مسلمین مطاہر
بعض احادیث صحاح تفضیل خلیل و کلیم علیہما الصلوۃ والتسلیم کیطرف ناظر مگر اس سے ارکان اعتقاد متزلزل نہیں ہوتے یونہی
بارہ صحابہ مذہب جمہور اہلسنت یوں مقرر ہو لیا کہ صدیق فاروق اور شیخین ختنین و خلفای اربعہ سبطین کریمین رضی
علیہم اجمعین سے افضل پھر اگر بعض احادیث آحاد بفرض صحت انمیں کسی بات کے خلاف پر میل کریں تو
نہ چھوڑا جائیگا لہذا علمای دین جو درد شرح انکی کرا اون آحاد کی تاویل فرمائی یہی یہاں بھی اختیار کرتے
ہیں اگر ایمان کو سید مرض ہو اک شاذ و جمہور غریب و مشہور مقبول و مہجور کا فرق اوٹھا

ومنہم وکانوا شیعا کا لقب پایا اب حضرت وکیل عدالت کی عیاری ملاحظہ ہو کہ اس ساری فہرست کو دیدہ نادیدہ شنیدہ ناشنیدہ کرکے بعبارت عبارت کیسا کھلا سچ بولتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے حضرات شیخین کے سوا اوروں کی احادیث فضائل کو ماول ٹھہرایا کہ ناواقف بیچارہ کو دھوکہ دیں کہ معاذ اللہ حضرت ختنین و سبطین کریمین کے مناقب یا سے انکار کیا کیوں صاحب اگر آپ سچے ہیں تو ائمہ اہلسنت نے جو احادیث تفضیل کلیم و خلیل کو ماول و مصروف قرار دیا معاذ اللہ ان یہ معنی ہونگے کہ خلیل جلیل و کلیم جمیل کے فضائل ہی سے انکار کیا مولوی عبد القیوم صاحب نے پہلے ہی نہایت عبارات مخالف ہو چکی تھی تا اطناب توضیح سے کام لیا تھا جا بجا لفظ تفضیل و افضلیت کو مکرر کہا تھا افضلیت فاروق افضلیت ختنین افضلیت سبطین مگر افسوس کہ اب بھی حضرات مخالفین کا علاج نہ ہوا اور لوں دنیا آنکھیں پھوڑنا ٹھہرا انا للہ وانا الیہ راجعون

دفعہ ۴۵ اب یہ حضرات مدعی ہوئے ہیں کہ فضائل جزئیہ بطور احادیث آحاد روایت کیے گئے ہیں اس سے بمقابلہ اجماع قابل عمل نہیں **اقول** بیان تو چہرۂ وکالت پر نقاب تھا کا تار ہی نہ کہا عیاری کے پیچ سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ معاذ اللہ اہلسنت [illegible] کی فضائل مولی علی میں نہیں مانتے اور اونکے انکار پر اجماع رکھتے ہیں ای خشمگین نازنین تجھے اپنے دین و مذہب کی قسم ذرا ایمان سے کہنا یہ تیرے خصم و طرف مقابل کی کونسی عبارت کا مطلب ہے

دفعہ ۴۶ مولوی عبد المقتدر صاحب کی طرف ایک قول نسبت کیا جسکا اونکے کلام میں کہیں نشان نہیں (دیکھو الکمتہ دفعہ ۳)

دفعہ ۴۷ تحقیق فضائل رجحان و تفاوت باہمی اوسوقت تک نہیں ہوسکتے تھے اب مولوی احمد رضا خانصاحب نے اس کام کو اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے **اقول** محض افترا (دیکھو ایک ت دفعہ ۱)

دفعہ ۴۸ آخر رسالہ میں فرمایا لفظ افضل و خیر جناب مولی کرم اللہ وجہہ کی شان میں وارد ہوئے ہیں جیسا سابقا بیان کر چکا **اقول** سنا کرتے تھے القاسم محروم مگر یہاں غلط او تر اسکا رحیرت سے جو افترا کا حصہ تھا ہے تو بچی پیالی کہر میں خود بھی تنگ پہ گئے یہ تناصل تھے اوپر افترا ہے ایجانہ ہے کہنا لفظ خیر میں تو خیر آپ نے شتر عیاری کو کچھ دخل بھی دیا مگر لفظ افضل کا بیان بعنایت الٰہی سابقا لاحقا کہیں نصیب نہوا خیر اینہم بر علم گفتہ گفتہ ہو لگے یہ سہ گن لیجیے اب افضل الامۃ کا ورود ثابت کرکے بات کیجے تو جب تو مذاق ہے ورنہ ایسی کچی عیاری پر طلاق ہے

دفعہ ۴۹ افسوس ہے اون مریدان قدسی نژاد پر کہ حضرت سید الشہدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ السلام کے آمر و مستبشر بالقتل یزید پلید علیہ ما یستحقہ کی تو اتنی رعایت مد نظر رکھیں کہ اوسکی نسبت کلمہ بد زبان سے نکالنا گناہ اور خلاف سنیت بلکہ غفر اللہ لہ تک کہتے ہیں **اقول** اچھے کسی ساقی کا پیالا پیا تھا وہ کچے گھڑے کی چڑھی کہ زور و بہتان میں خوب بکے ہوگئے شنیعہ الاشرار [illegible] پیش نظر ہے مگر مطلق تنبیہ نہوئی کہ مریدان حضرت نور العارفین دام ظلہم الاقدس جا بجا [illegible] لکھتے ہیں کہ ہم عقائد میں اپنے پیر و مرشد برحق کے موافق ہیں اور حضرت والا نے اس مصفے میں تصریحا ارشاد فرمایا اسی سے ٹھیک تحقیق بات یہی ہے کہ یزید پلید پر لعنت میں سکوت انسب و اولی و اسلم ہے اور یہی ہے مذہب حنفیہ کا اور مانعین و مجوزین لعن بھی داخل اہلسنت ہیں ہم اوسے کافر نہ مسلمان اتنا جانتے ہیں کہ حد بھر کا خبیث مفسد بددین ظالم تھا ہر مسلمان کو اوس سے نفرت چاہیے انتہی بلفظہ الشریف کیا آپکے نزدیک نافد کلمہ بد میں داخل نہیں اور تا وقتیکہ تکفیر نہو برا نہ کہا اگر ایسا ہی ہے تو جو لوگ آپکے مذاق مذہب پر اعتراض کرتے ہیں [illegible] و جاہل و مصداق خسر الدنیا والآخرہ بتاتے ہیں آپ اونپر ناحق عتاب فرمائیں کہ آخر کافر نہ کہا جو برا کہا [illegible] تلمیذ کی نسبت غفر اللہ تعالیٰ لہ تک کہتے ہیں شاید آپکے بیان کسی سسر کلر میں آگیا ہوگا ورنہ حاشا کہ اہل [illegible] اوسکے نفس اسلام میں متامل تو عیاذا باللہ روش الفت و دعائے مغفرت کا کون احتمال مگر

آپنے اپنے اسی گمنام رسالہ نامدین میں بعث امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور فرمایا حضرت یزید بن معاویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ سے کیا کہئے جیسے نیک بیٹے تھے اور دا
نسبت پیر سے کردیا و ندنسبت ہوا حضرات شیعہ کی قدیما و حدیثا اہلسنت کرام سے عداوت معلوم اور یہ امر یزید و غیرہ اعدائے ائمہ اہل البیت کا
ملزوم پھر ایک رحمۃ اللہ علیہ کیا علیہ السلام لکھدیا تو کچھ تعجب نہیں **دفعہ ۱ و ۲ ۵** اللہ و نہیں شہید سعید علیہ السلام کے پوتے اور سجادہ نشین
حضرت میاں صاحب قبلہ کے ساتھ یہ شدت اعتقاد کہ اونکے ساتھ امور دین میں مباحثہ کرنے والا کافر اور نکے کلام پر نکتہ چینی کرنے والا کافر اونکو کوتاہی
صلاح بتانیوالا کافر **اقول** یہ سب افترائے بے مزہ و بد مذاق ہے ہاں مریدان حضرت نور العارفین مدظلہ کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت ممدوح
دام بالفتوح اس زمانہ فتن میں ایک عمدہ حامی سنت و کبرائے اہلسنت و جماعت سے ہیں عقائد میں اونکا مخالف اپنے مقدار خلاف پر مستحق حکم تضلیل
و تکفیر مگر نہ اس وجہ سے کہ اوسنے حضرت نور العارفین کا خلاف کیا بلکہ اسلئے کہ اونکا خلاف بوجہ موافقت عقائد عامہ اہلسنت سے انحراف و اتباع
اجماع و سواد اعظم سے انصراف اور من شذ شذ فی النار کا مصداق صاف **دفعہ ۳ ۵** سلام کے مقابلہ میں گالی دینا اور تواضع کے مقابلہ
جوتا مارنا اس سے پہلے کئی مرتبہ کے تجربہ سے ثابت ہے **اقول** وکیل صاحب پہلے ثابت فرمائیں کہ آپکے خصوم نے کب آپکے سلام پر گالی دی تواضع
کے بدلے جوتا مارا اور نہ بحکم تعزیرات ہند سزائے نالش دروغ کے مستحق ٹھہریے گا (بعض الفقیہ اکاذیبکم) **دفعہ ۴ ۵**
حضرت ام المومنین صدیقہ حمیرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت طلحہ الخیر اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ارادون سے باز آئے بلکہ تجدید بیعت کی
اقول اتنا سچ ہے کہ ندامت فرمائی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجدید بیعت بھی کی مگر ام المومنین و اسد الاشجعین کی طرف تجدید بیعت کی نسبت غلط
ام المومنین سے اس امر کی ندامت ایسی تھی کہ تبل خمار تک رو تیں کہ دوپٹہ بھیگ جاتا اللہم ارض عنہا وارضہا یا رب العلمین واضحکہا علی سریر الفردوس
فی جوار سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علیہا و بارک وسلم آمین اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو میدان ہی سے پلٹ گئے اور راہ میں شہادت
پائی مگر میں اس غلط گوئی کی کوئی وجہ نہیں پاتا سوا اسکے کہ عادت سے لاچار ہیں حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنے کو ان صاحبوں کی تجدید بیعت
کی حاجت بھی نہ تھی نہ استغفر اللہ بے تجدید کے خلافت حقہ راشدہ مرتضویہ میں کچھ نقصان رہتا سبحان اللہ جب یہ سب اکابر سر خلاف
تھے اوس وقت خلافت کو کیا ضرر تھا جو اب اونکے ترک ندامت کے بعد عدم تجدید سے ناشی سمجھا ہمارے مذہب میں صاف تصریح ہے کہ ایک شخص
کی بیعت انعقاد امامت کو کافی ہیاں تو اعاظم ائمہ اہل حل و عقد و جماہیر مہاجرین و انصار ہمراہ رکاب جناب مرتضوی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین **دفعہ ۶ ۵** جناب میاں صاحب قبلہ رسالہ دلیل الیقین میں ارشاد فرماتے ہیں اور حلفاً عاجز نے اپنی آنکھوں سے اصل مسودہ میں دیکھا ہے وکفے باللہ
شہیدا حضرت امیر معویہ بن ابی سفیان نہ معویہ بن یزید قطب الوقت سید الاولیا لسند الاصفیا تھے **اقول** بندہ عاجز نے وہ دیکھا مگر اسمیں
تھا ذوالجلال نے خود حضرت نور العارفین مدظلہ کے قلم خاص سے لکھا دیکھا [illegible] وکفے باللہ شہیدا **دفعہ ۷ ۵** ہزار مہینے تک حضرت
بنی امیہ کا تسلط رہا جو ابتدائے امر سے مدعی تھے کہ ہم سیرت شیخین پر کاربند ہیں **اقول** بلکہ صاف صریح کہتے ترک ما ہنا لک ہو گیا سلطنت
و زمانہ شیخین میں تھا ترک کیا گیا **دفعہ ۸ ۵ و ۹ ۵** اس تفضیل میں اثر جناب مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لقوم
بطور خبر واحد روایت کیا گیا ہے **اقول** دو ہرا جھوٹ **اولا** بلفظ فرض شمارہ فرماتے ہیں کہ تفصیل سمجھنا
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درجہ صحت کو نہ پہونچے **ثانیا** ہے بھی تو بطور خبر واحد بھلا آپنے وکالت پہونچی
اتنا حق ضرب او تہائی کیجئے تو حضرت نے حدیث کی کتابیں دیکھی ہیں کتنے منقول و اسانید پر احاطہ

بحث متواہد نحص متابعات میں کہاںتک تہارا دستہ پیلا کیا ہے یا یوں گہر کی چاردیواری میں بیٹھے صحاح و ستقام و آحاد و متواتر میں تیر تکا کا دعا و مارے ہو وکیل صاحب یہ بائی کو رشتہ کی نظائر نہیں جنپر سوتج ملی لیدر دا اس ترکیں و نا استن کو اطلاع ہو سکے یہاں ت

چہ شبہا صبح گردد تا بہ بینی مہر تابان کو جگر با خون شود تا لعل رمانے شود پیدا۔ جان برادر منطق فلسفہ کی اولٹی سیدہی دو چار کتابیں پڑھ لینا اور ان علوم الہیہ رتہ نبویہ کی تحصیل میں جان و جہان و ہر این و آن کو تج دینا اور ت عمرے باید کہ یار آید بکنار کہ این دولت سرمد ہمہ را ندہند۔ اس امر میں آپکو مخاطب بنانا بیکار کہ حضرت کا مبلغ علم و منتہای فہم ظشت از بام و عالم آشکار مگر ذرا اپنے معاذ و ملاذ استاذ الاستاذ وسیع النظر سنبہلی وطن مجتہد الزمن مولوی محمد حسن حفظہ اللہ من شر و زنادقہ و رزقہ التوفیق بخدمۃ اساتذتہ کو برسر میدان لایئے اور جوہر ان معارک جان فرسا و مرد آزما میں جلوہ فرمانیکی ہمت بندہائیے وہ وقت ظاہر ہو کہ از دعوی تا حقیقت چندین سالہ راہ است خیر اس قدر آپسے بھی عرض کرتا ہوں کہ امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی کہ سلطان الشان و جبل حفظ و کوہ اتقان ہیں تصریحا ارشاد فرماتے ہیں کہ تفضیل شیخین رضی اللہ تعالی عنہما سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے اونکے عہد خلافت وکرسی مملکت میں علی رؤس الاشہاد متواتر ہے پہر اس بارہ میں اسانید صحیحہ کا بسط کرکے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اسی سے زیادہ صحابہ و تابعین نے اوسے جناب مولی سے روایت کیا پہر ایک جماعت رواۃ کا شمار کرکے فرماتے ہیں اللہ رافضیوں کا برا کرے کتنے سخت جاہل ہیں فی الصواعق للعلامۃ ابن حجر قال الذہبی وقد تواتر ذلک عنہ فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ثم بسط الاسانید الصحیحۃ فی ذلک قال ویقال رواہ عن نیف وثمانون نفسا وعدد منہم جماعۃ ثم قال فقبح اللہ الرافضۃ ما اجہلہم انتہی اگر آپ صاحبونکا وفور علم و وسعت نظر حکی ابہی امام ذہبی علیہ دل گواہ شہادت دیجیے ان کتابوں تک رسائی سے مانع ہوتو تاہم کے داون شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی کی تکمیل الایمان موجود او سمیں ہے ہمہ ذہبی از ہشتاد و چند نفر باسانید صحیحہ اثبات آن کردہ است بہر بخاری و امام مالک و دارقطنی وغیرہم کے احادیث موجود جنمیں حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ نے تفضیل شیخین بغایت ایضاح ارشاد کی اور اوسکے خلاف پر انکار بلیغ فرمایا نقل کرکے لکہتے ہیں امثال این اخبار و آثار در غایت شیوع و اشتہار آمدہ بلکہ بسر حد تواتر رسیدہ است وکیل صاحب فرمائیں آپکے ذو نور عونے کیسے سمس ہوئے

دفعہ ۱۸ مفتی محمد شرف سلیم‌ہم نے جو عبارت تحریر فرمائی ہے محضر میں ایک ہی عبارت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب میاں صاحب قبلہ کے عقائد مطابق عقائد آبائے کرام قدس اللہ اسرارہم کے ہیں **اقول** دروغ گوئی بر روئے من بائمہ وکیل صاحب نے سوتے میں یہ سیاہ نامہ تحریر فرمایا ہے خواب میں اوس کی سیاہی نے ایسا دبایا کہ بڑا اوٹہے تو آسا غیا تی تفضیل نے کچہ ایسا لال باغ دکہایا کہ غرفہائی چشم پر ڈورونکی جگہ لال پردے پڑ گئے۔ اللہ العمی امحضر کی وہ عبارتیں جنمیں ان عقائد کی عقائد سلف اولیا سے مطابقت مذکور سب علی الاطلاق اس مطابقت کے شاہد ہیں کہ حضرت نور العارفین مدظلہ کے آبائے کرام منہاجہم بالقول التام شہدای محضر و ہر سنی نیک محضر کے نزدیک لقائے سلف و محبت خلف و اعاظم علماء رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تو عموم الفاظ میں وہ بہی داخل معہذا اونکے عقائد کا عقائد سلف سے مطابق ہی ہونا انہیں دلائل سے مطابقت بہی حاصل کان القول عقائد نور العارفین مطابقۃ لعقائد السلف ہم بہا مطابقۃ لعقائد آبائہ الکرام ہیں تو واضح وہ بین اثبات ظاہر ہوتے ہیں مطابق مطابق لشیئی مطا

ذلک

لذلک الشئے فخفاندو نور العارفین مطابقۃ لعقائد آبائہ الکرام کوئی سخت ہی جاہل یا بے ادب ہوگا جو عقائد اسلاف صالحین سے مطابقت کے بعد عقائد اولیائے کرام برکاتیہ سے سنی لغزش کا احتمال پیدا کرے **ثانیا** یہہ سب جانے دیجئے تاہم تحریر مفتی صاحب کی جو محضر میں بہت شہادتیں ہیں جن میں بزرگان برکات مطہرہ مولوی انوار الحق صاحب مجیدی و مولوی فضل مجید صاحب مجیدی و شیخ رضی الدین صاحب آل رسولی و مولوی غلام قنبر صاحب آل رسولی و مولوی اعجاز احمد صاحب آل رسولی و مولوی سدید الدین صاحب آل رسولی و مولوی غلام سادات صاحب آل رسولی و حافظ سراج الدین صاحب آل رسولی و حضرت گورے میاں صاحب قبلہ آل رسولی و حضرت سید ظہور حیدر میاں صاحب آل رسولی و حضرت سید ابن میاں صاحب آل رسولی و حضرت سید ابن حسین صاحب آل رسولی و مولوی محمد عمر صاحب آل احمدی کے عبارات پڑہو اور اپنے گریبان میں منہ ڈالو **دفعہ ۱۰**

اقول یہ کتاب آئین محمدی کے جواب میں مولوی غلام صدیق صاحب فرماتے ہیں کہ یہ نہ اپنا عقیدہ نہیں ہے استطرادا و تبعا نقل کیا گیا ہے مفتری کا جھوٹ ہے جسے گناہ بے لذت کہتے ہیں مولوی صاحب موصوف کی عبارت سمجھ دینا الفاظ شاید وہیں اوس وقت نظر پڑتے ہوں جب پوستی اپنی ترنگ میں آسمانوں کی سیر کرے غرض یہہ جعل مزہ جھوٹ غذا ہو گیا ہو گا دیانت بھی کیا ہو گیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایکٹ دوم قانون تناقض

از انجا کہ ہمیشہ ایک بات پر تہے رہنا وسیلس کاہلی و جمود طبیعت کا کام ہے الحمد للہ بدیر گزری نئے رنگ بدلنا نئی چال چلنا قرین مصلحت لہذا احتیاطا قبل حکم ہونے **دفعہ (۱)** مناسب ہے کہ یہہ ایکٹ بنام ایکٹ دوم قانون استقامت مجریہ سنہ ۱۲۷۰ سنبہلی یاد کیا جائے **شرح** صدق اللہ تبارک و تعالے **ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا** اگر غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو اوس میں بہت اختلاف پاتے اسلئے اہلسنت کا سا ہنا و خلفا و شرقا و غربا ایک ہی کلمہ رہا ایک ہی عقیدہ ایک سنی مطلع شمس پر رہتا ہو اور دوسرا مغرب شمس پر اگر کبھی ایک نے دوسرے کا نام سنا نہ خواب میں دیکھا متعلق عقائد ہزار سوال کیجیے حرف بحرف دونوں کا ایک ہی جواب ہوگا کہ بحمد اللہ صراط مستقیم پر ہیں اور صراط مستقیم میں تعدد محال جسطرح خطوط واصلہ بین النقطتین میں خط مستقیم ایک سے زیادہ ممکن نہیں ہاں طرفین افراط و تفریط میں بے شمار قوت جیسے دو نقطوں میں منحنی لکیریں غیر متناہی نکلتی پائیں ولہذا ہمیشہ اہل بدعت کا کلمہ مختلف رہا ایک ایک فرقہ میں سو سو طائفے پیدا ہوئے اور ہر ایک نے اپنا نیا راگ جہیڑا پہر جب ایک طائفہ ٹھہر لیے اوس میں بھی ہرگز اتفاق نہ پایے یہانتک کہ اونکے متکلم جو تصنیف فرماتے ہیں جا بجا اپنے ہی کلام میں ہو کر کہاتے ہیں کبھی ایک شاخ پر تہمتے نہ سنا ایک پایہ پر جمتے نہ سنا تو وجہ کیا وہی بے اصلی مذہب کی شامت غیر مستقیم راہ پر استقامت دامن نہ دیتا ہے ناچار نہیں کہ پاؤں میں لغزش آئے کہیں اپنی خودی سے آپہی چلتے ہیں اوٹھتے کرتے ڈوبتے اوچہلتے ہیں جسطرف جان بچتی سمجھے اندہے باؤلے اودہر ہی ہولئے جب وہاں بھی شیر کا نعرہ پہونچا لرزتے کانپتے اور ڈانڈا اکڑا **کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ** سبحان اللہ گرگان باران دیدہ گرم و سرد زمانہ چشیدہ یعنی اکابر اہل بدعت یوں مبتلائے مصیبت و آفت دل کہولکر دیکہیے اوس کمبخت کا جسنے ایک صاحبزادے نو پرداز سایہ پروردہ دولت و ناز کو یوں شیروں کے بن میں اکیلا چہوڑ دیا کیونکر کلیجہ پر پتہر رکہ لیا آف ظالم عیار ستمکارہ اپنی جان یوں بچا جانا بچے کی جان کو کوڑا جانا اب صاحبزادے جسقدر گہبرائیں جتنی سکندر بانا کہا ہم فرار کے ماتہے جو آپ بچے بچے کو بہانتے آخر حضرت کی کروٹیں دیکہیے بالے پن کی تلملاہٹیں دیکہیے اتنا ملحوظ خاطر رہے کہ ہمکو صرف صاحبزادے کی حرکات مذبوحی ظاہر اور انکے اقوال میں باہم صریح خانہ جنگی ثابت کرنا مقصود ہے

ہمارے نزدیک کوئی مقبول و ماخوذ بہی ہے یا نہیں کہ ان کی زخرافات کا تکفل اجابات آیندہ کے ذمہ ہے وباللہ التوفیق **دقیقہ ۴۲** حضرت صاحبزادے
نے نہایت عرقریزی سے یہ مذہب جدید اختراع کیا کہ متبع سلف وہی ہے جو چاروں خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برابر بلفظ افضل کو بغیر کمی بیشی کے صادق
جانتا ہے ایں سے کچھ پہلے فرماتے ہیں لفظ افضل سب پر بغیر کسی کمی زیادتی کے صادق ہے دو ورق بعد ارشاد ہوتا ہے کبہی یہ خیال بہی نہیں ہوتا
کہ کونسا کم ہے اور کونسا زیادہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ تساوی مطلق کے قائل ہوگئے کہ چاروں کے فضائل کاملہ کی تول برابر ہیں ایک کو دوسرے پر
اصلاً کمی بیشی نہیں آگے چلکر یہ رنگ تفضیل جنبش میں آئی عبارت حضرت صاحب البرکات نقل کرکے فرماتے ہیں انصاف کیا جاوے تو لفظ مبارکہ
وجہ دو علم در جلوہ آمدہ سے کچھ مزید خصوصیت حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہی پیدا ہوتی ہے اس سبب سے کہ اور سب صفات جو بیان فرمائی
گئی ہیں فرع وجود و علم کی ہیں دیکھیے کیسا کہلا اقرار کمی بیشی کا ہے اور پہر وہ ہی اپنی زرشورہ کہ خلفائے ثلثہ بہی صفات و کمالات کے مظہر ہیں وہ فرعی
باتیں ہیں اور مولیٰ علی اصلی فضائل و راس کمالات کے مظہر کیوں مدہوش ہی کہا تہا کہ کبہی خیال بہی نہیں ہوتا کہ کونسا کم ہے کونسا زیادہ غنیمت ہے کہ خلفائے
ثلثہ کو فرعی طفیلی بات تو بخاطر مان لیا اگر بالکل انکار کر جاتے تو کوئی تمہارا منہ بند کر دیتا **دقیقہ ۴۳** عبارت سبع سنابل شریف متذکرۂ ایک[1]
دقیقہ کے رد کو فتوح الغیب شریف کی عبارت نقل کی جس سے کامل پر مکمل کی تفضیل نکالی اور بہت بغلیں بجا کر فرمایا اب یہ امر کہ سبع سنابل
شریف میں کیا لکہا ہے میں کہتا ہوں بمقابلہ فتوح الغیب شریف کے اس کو ترجیح دیتے ہو تو تم جانو مگر میں کبہی اس کی تو ترجیح نہیں کرونگا حالانکہ ان
دونوں پاک عبارتوں میں تخالف ہرگز نہیں ہو سکتا جب تک عبارت فتوح الغیب شریف کو تفضیل مطلق حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا مثبت مان
لیجیے کہ مقصود سبع سنابل شریف صرف اتنی ہی بات کا انکار ہے جس کا مرتواب اگر آپ براہ خوش فہمی یہ ڈانڈا بکڑتے ہیں بہت اچھا مگر وہ تعویذ
جدیدہ کا ننہا سا کلیجہ دوشہر کنارہ گیا اسی پر کہائی ہی کسہ نامی **دقیقہ ۴۴** اسی مذہب جدید کی تلخیص میں فرماتے ہیں متبع سلف وہی ہے جو خلفائے
بغیر کمی بیشی کے جانتا ہے وہ جو افضل ہیں اور افضلہم کا قائل ہو آگے حکم ہوتا ہے باہم خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضلہم اور افضل ہیں سے
قطع نظر کرکے الافضل کو حق جان لیا جائے پہر اور ترقی ہوتی ہے باہم خلفائے اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افضل ہیں یا افضلہم کہنا بہت
خوفناک قول ہے بلکہ جہاں ایسا استعمال کیا گیا ہے بمقابلہ در صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہے اور ابتدائے رسالہ جہاں کاملیت شیخین و مکملیت مولیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بحث فرمائی ہے زیر حدیث لان یہدی اللہ بہ اک مرتبہ مکملیت کو باتفاق مخالف و موافق جناب مولیٰ کے ساتھ خاص مانا ہے
مار و شمن دل ما شاد مگر اس بنا پر دن دہاڑے چادر تقیہ پہینک کر اظہار تفضیل کو بہی نہ ٹہرایا نہایت طمطراق سے ارشاد ہوتا ہے جب نبوت
نبی ولایت نبی سے افضل ثابت ہوگئی ہے کہ نیابت ذات حق ہر حال میں جمیع مراتب سے افضل و اعلیٰ ہونا چاہیے تو مرتبہ مکملیت جو حقیقۃ
پرتو ہے نبوت نبی کا کیوں افضل ہو گا مرتبہ کاملیت سے جو ہر تو ہے مرتبہ ولایت نبی کا ایک ورق بعد فرماتے ہیں ضرورۃ ثابت ہوا ہے کہ مکملیت کاملیت سے زیادہ
کمال ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا تو اس کا نتیجہ اکملیت ہے اور وہ مساوات سے کیسے مفید مدعا ہے یا نہیں یعنی صاف اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ فضل راجح جناب مولیٰ علی کو ہی ثابت ہے
بلکہ مقصود حضرت نور العارفین کے خلاف ہے میں کہتا ہوں اب کہاں گئے وہ جان بچانے کے دعوے کہ کمی بیشی اصلاً نہیں اور کیونکر
ہاتھ آیا کل ذات پاک مرتضوی سے مخصوص کاملیت محضہ سے کہ شیخین کو حاصل زائد ٹہرا اور زیادت بہی ایسی نہیں جس کا جانب
حیز نقصان ہو سکے کہ اس کا تو ہر حال میں جمیع مراتب سے افضل و اعلیٰ ہونا چاہیے یہی کہا تہا کہ متبع سلف وہی ہے جو چاروں
ہی کے صادق جانتا ہے اور یہ چاروں عبارات میں کہلم کہلا جا بجا سے افضل سے الافضل آپ فرما رہے ہیں اس کا

تم جو افضل بن ہوگا یا کہا اور یہی کہا تھا کہ افضل من بہت خوفناک قول ہے دیکھیے جو ہوے تو کیا تھا اپنے مستویہ ہونے کا یعنی ہم سب کو مساوی جانتے ہیں صبر نہ ہوگا
تو پھر ان دنوں سے تفضیلیوں کے ساتھ ہولیے اور فرمادیا انما نحن معکم انما نحن مستہزءون مگر حضرات ناظرین یہ نہ جانیں کہ صاحبزادے اپنی اس
جولانیت میں فقط تفضیلیوں ہی کے ہو رہیں نہیں نہیں گھبرائیے سلامت ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ابھی ان شاء وہی آتی نوالا ہے کہ تسویہ و تفضیل دونوں پر لات مارکر انکی بولی بولے
اور سنیوں کی طرح صدیق اکبر کو بعد انبیا تمام عالم سے بہتر مان لیں وہ دن کونسا وہ یہ جو دفعہ آیندہ میں دیکھینگے **دفعہ ۶** سب میں پہلے یہی عبارت کہ ابھی منقول ہوئی
صریح تفضیل شیخین پر دال (دیکھو ایکٹ دفعہ ۱۳) **دفعہ ۷** مولوی غلام صدیق صاحب نے حضرت اسعد العارفین سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت فص
الکلمات شریف سے استدلال کیا تھا کہ حضور فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ الاسلام و بعد از انبیا خیر الانام خلیفہ پیغامبر و امام و سلسلہ تجرید و
ارباب تفرید و پیر اکرامات و منبع رشائح و پیر المقدم ارباب مشاہدہ و انسہ اندام یہ عبارت نص صریح تھی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد انبیا
تمام جہان سے افضل اور اعلے مقامات ولایت میں سب اولیا سے اقدم و اکمل اور آگے چلکر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مرتبہ صدیق سے زیادہ کسی موقع کا درجہ
نا ہوے بچپن کی نزاکت صاحبزادے تمہارا کادل ہی کتنا اس عبارت کو سنکر جاپڑا رہا تھا کلیجہ اوچھلنے لگا اور یہ آفت پر آفت یہ کہ تمام پر اس اور کوئی آیت
نہ پاس جنکے سکھائے پڑھائے تھے وہ او ستادی کرکے پہلے ہی چلتے ہوے ادھر مٹھیہ پھیر کر بھی نہ دیکھا آخر بیچارے گھبراہٹ کے مارے یوں بولا ہی کہ
جیسے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمائے ہیں اسیطرح ہم بھی بیان و اعتقاد کرتے ہیں کیونکہ آپ تو الافضل
کے قائل تھے اور اضافت و من پر نہایت نفرین کرتے یہ خیر الانام پر کیونکر ایمان لا بیٹھے کیا بیان صریح میں تمام عالم کیطرف اضافت نہیں یا اب بھی کہدیگے
کہ یہ استعمال بمقابلہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے **دفعہ ۸** اور سنیے مولوی اعجاز احمد صاحب نے جناب مولانا شیخ العلما مفتی مکہ معظمہ سیدی سید احمد
زینی دحلان افاضنا اللہ بعلومہ و برکاتہ کی عبارت سیرۃ نبویہ سے استدلال کیا تھا جس کا خلاصہ مقصود یہ ہے کہ امت میں دلیل و ثبوت سے جو بعید
کہ افضل ہو کثرت علم بارع و زیادت عرفان اور اسرار سرکہ وہ ان سب باتوں میں اپنے ہر غیر سے زائد و راسخ ہیں چند اکابر اس پر صاحبزادے اسکے
جواب میں بھی یوں سکندری لیتے ہیں کہ عبارت سیرۃ نبویہ بالکل راست و درست ہے اور میں کسی بے ایمان ہی کو کلام ہو تو ہو افسوس لکھتے تو لکھ گئے مگر
دل پر جو کچھ گذری خدا ہی خبر ہو گا صاحبزادے آپکے نزدیک تو اہلحق کا مذہب تساوی مطلق تھا کہ بھلا کبھی سنی نہیں اور الفاظ مفیدہ تفاوت کا اطلاق
نہایت خوفناک بات تھی اب اتنا بڑا جگر شگاف قول جمیع علم و عرفان و عظمت شان میں صدیق کا سب سے زائد ہونا بیان کرتے ہیں جیسے سنکر دشمنوں کے
ہنسنے سے کلیجے تک دہل پہونچی ہوگی کیونکہ سرکار کے نزدیک راست و درست ہو گیا اور یہ بھی اس درجہ کا کہ اسمیں کلام ہو تو کسی بے ایمان ہی کو ہو خدا اگر
کہ آپکو کہیں اپنی وہ عبارتیں یاد آجائیں جو دفعہ ۳ وغیرہ میں مذکور ہوئیں کہ آپ کو کھلجائے کہ وہ بے ایمان جو اس کا صریح رد کرتا ہے کون ہے لیکن
میں تو یہی سمجھونگا کہ صبر تمہارا و سں فرار کی جانب رہ بتن آسانی گزیند خویشتن را گذارد و افضل نادان را البتہ **دفعہ ۹** چلیے سب جھگڑا ہی
مٹا کر حدیث اقتلوی میں صاف لکھدیا افضل الصحابہ و اولاہم بالتصدیق ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لو سنی صاحبو ان بہت جبر دہ گئے
حق نصف النہار پر آیا ذرا آنکھ تو کھولیے یہ کیا خوفناک قول خلاف الحق مخالف سلف صالح یعنی افضلہم آپ بول گئے اور صریح تنقیص حضرت
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اپنا نصیب خفی کھول گئے مگر شاید مولی علی و اہل صحابہ نہیں یا الاعلی زبان نے کہہ لیا تھا گو لکھا نہیں جا
ہوتی ہے بڑے بڑے عیار اندھے ہو جاتے ہیں کہ اپنا ہی لکھا نہیں سوجھتا و للہ الحمد **دفعہ ۱۰** دو ورق پہلے فرمایا
اظہر کہ الافضل کو حق نہ جان لیا جاوے گا بالفرض بیان تفضیل حضرت صدیق میں تنقیص شان حضرت مرتضی

لسو قطعی ہونا لازم نہیں **دفعہ ۱۵** زیر دستخط مولوی تمیل الدین صاحب فرماتے ہیں افضلیت حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضروریات سے نہیں

اور اجماع اہلسنت بھی ہمیشہ کو رہنا جو فلان فلان صحابہ کا منکر ضروریات سے منکر ہونا لازم آئے گا معلوم ہوا کہ مجتہد جنہوں نے ایک نبی اصلی سے بلکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

چند صحابہ کا منکر شئے اگر معاذ اللہ اور حدیث میں تصوری تہی اور بلا طرف نہ سو یہ تو کیون نکلا کہ ورنہ تمام صحابہ و تمام اہلسنت کا ضروریات سے منکر

ہونا لازم آئے گا **دفعہ ۱۶** اب سے بڑھکر لیجیے جس سطر میں ہوئے فرمایا کہ یہ تصور بختم مسلمت ہے اور یہی سطر میں صاف اعتراف ہو کہ سلف صالحین

اس کے قائل تھے (دیکھو ایک نامہ و ثواب) **دفعہ ۱۷** انکار افضلیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخر رسالہ میں فرمایا فقط افضل ہونا حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی شان میں بعض احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حدیث نہ متواتر ہیں نہ حد شہرت کو پہونچی ہیں اور اعتقادیات میں احادیث آحاد پر لحاظ نہیں سکتا اول کلام

میں اپنا مذہب لیدید ثابت کرنیکو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روافض لیست بحر کرم و علی نسکم نقل کرکے یون گلفشان ہوئے کہ سم صراط

مستقیم کے چلنے والے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل تہے اور ہین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی افضل ہیں یہی کہ حضرت صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی کیون حضرت اس مفتری کی موضوعیت سے قطع نظر کیجیے تو کیا قول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

متواتر تہا جو آپنے مقام اعتقادیات میں کافی سمجھا اور اس پہ طرہ ادنتیجہ پر طغیان لذت میں لیا ریجیے کہ علے ندہ الشہادہ تجے کیونکہ

سبحان اللہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کثیرہ بتیرہ صحیحہ صریحہ جو کمال لطافت سند و صراحت افادہ میں کتنا ہی ہون

بجرم آحادیت ارد کیجائین اور ایک قول بے زمام و خطام جسکے راوی کا پتا نہ مخرج کا کہوج مسند میں لاکر یون تعلیق بجائین ع

آدمیان گم شدند ملک گرفت اضراب **دفعہ ۱۸** یہین فرماتے ہیں یہ جو علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ہدایت فرمائی حالانکہ زیر دستخط مولوی محمد

احمد صاحب صاف فرما دیا کہ اگر جناب علی کرم اللہ وجہہ لعوض صحت متن بطور خبر واحد روایت کیا گیا کیونکہ حضرت جب وہ اثر کرامت اثر آپکے نزدیک

متواتر کجا مشہور کہان صحیح بھی نہ تھا تو ایسے ہیچ و پوچ کو بیان کیون ہوا اعتقاد ٹھہرایا اور نتیجے و ثمرت کا ذخیرہ بنایا ہے لے فرد عمت بحکم آمنت اصول

شرم باوت از خدا و از رسول ؐ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **دفعہ ۱۹** اعتصب تو یہ ہے کہ وہان قول مبارک سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت تصریح کر فرمایا

تہا ہرگز اس لائق نہین کہ اعتقادیات میں قابل قبول ہو اور یہان اوسی قول پر جیسے مرتے ہیں **دفعہ ۲۰** سب سے بڑھکر قباحت یہ ہے کہ یہین اپنے مذہب مخترع کی نسبت

فرماتے ہین یہی ہمکو ہمارے شیخ نے ہدایت کی یہی ہمارے اوستاد نے سکہایا اللہ اللہ اسد اللہ الجبار حیدر کرار مولے المسلمین مسلی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت تو یہ

کہ اونکا ارشاد واجب الانقیاد اگرچہ بسند صحیح ثابت ہو صرف اس خیال پر کہ ان محدث محدث کی نزدیک متواتر نہو گا ہرگز قابل قبول نہین اور اپنے پیر و استاد کی

یہ حسن عقیدت کہ اونکے سکہائے پر ٹ جاتے ہین جو اونہون نے بتایا بس وہی گاتے ہین سبحان اللہ اونکی تعلیم اُنکی تعلیم ضرور مفید قطع و یقین تہی اسپر ایمان لے

آتے تو کذرتی کیسے علی امام علی ملتجا علی مولے ﷺ سفر میں جا ہے جو چہوڑے شہا تر اور اس ﷺ مذاق سے شیخی پکڑے دوڑتے ہین ﷺ علی کو چہوڑ کر او

و شیخ کا و امن **دفعہ ۲۱** عبارت فصل الکلمات شریف مذکورہ دفعہ کے جواب میں ارشاد ہوا ہے حضرت شاہ رحمہ اللہ کوئی کتاب عقائد و کلام تحریر نہین فرمائی

الکہ یہی ہے جو پہلے اپنے مذہب مخترع کی سند مین فرمایا جاتا ہے حضرت صاحب البرکات قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی شریف مین فرماتے ہین۔ ابی بکر و عمر و عثمان

صاحبزادے یہہ مثنوی شریف حضرت والا قدس سرہ الاعلیٰ نے ضرور علم کلام میں تالیف فرمائی ہوگی اس حیثیت دہری کی کوئی حد ہے کہ

ہے ہوتے تم نکہو جو ہے سو ہے کہ خدا جانے ان عبارتون کو یجوز للتفضیلی ما لا یجوز لغیرہ کا فتوے کس نے دیدیا

معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت حکم ہوا یہ عقیدہ اجماعی کونسا ضروریات دین میں سے ہے کہ اس حد کو کہا یا دہم

منتخب

نامہ گمنام میں جس مصنف کی نسبت فرمایا جاتا ہے اوس کی لب بست تصدیقات کیجاتی ہیں تو ضرور ہوا کہ یا لوز نامہ یحیٰ بشیر رضا دستیم ظاہر کر دون اور افواج مریدین
ارادتمند کے شور و شغب کا پتہ اندیشہ نکرون ہیں کہ ملا ہون یہ امر کونسا ضرور ہے یہ بات میرے نہایت ہی ضروری سمجھا اور اس امر جدید کے ساتھ
مبلغ علم و لیاقت و بضاعت دیانت و یابت کی تفصیل فرمائی کہ جہر جہر کاغذ پر اپنے نامہ اعمال کی رنگت دکھائی دفعہ ۱۴ حضرت نور العارفین پر تہمت کی
کہ انہیں معاذ اللہ کاملیت حضرت مولےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے انکار ہے (دیکھو ایکٹ ۱۱ دفعہ ۴۳) اور آغاز رسالہ بحث کاملیت و کمالیت میں جناب حضرت
نور العارفین کی نسبت فرماتے ہیں اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کاملیت حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی کاملیت سے زیادہ ہے اور یہی تقریر
آخر رسالہ میں لکھی ہے صاحبزادے صاحب علت کیسے آپ کے پیچھے لگی کہ خود ہی فرمائی خود ہی بہوتے ہوجائیے ذرا آنکھ کھول کر تو دیکھیے یہاں منہ آیا اقرار کر لیا
یا نہیں کہ حضرت نور العارفین کاملیت حضرت مولے المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے قطعا مقر ہیں مگر کاملیت حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اوس سے زیادہ بتاتے
ہیں آپ بہولے مکہڑے کی بیٹھی وہ کہہ سکتے ہیں جہاں اصل شے دونو جگہ متحقق ہو سبحان اللہ تصرف اولیا کے صدقے جائیے اونکا طاعن خود ہی اپنے منہ
کا جواب دے لیتا ہے دفعہ ۴۴ زیر دستخط مولوی عبد القیوم صاحب فرمایا مراتب اجماع قابل غور ہیں اول اجماع صحابہ کسی امر شرعی پر اجماع بمنزلہ
آیت اور خبر متواتر کے ہے اسکے منکر کی تکفیر کیجاتی ہے جبکہ منقول ہو بطور متواتر پھر اجماع تابعین ایسے امر پر جسمیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خلاف
نہ مروی ہو یہ اجماع بمنزلہ خبر مشہور کے ہے اپنے مفید علم طمانینت ہوتا ہے جبکہ بتواتر یا بالشہرت نقل کیا جاوے اوسکے منکر کی تضلیل کیجاتی ہے
اور زیر دستخط مولوی غلام شبیر صاحب فرمایا جاتا ہے یقینی اجماعی کے یہ معنی ہیں کہ اجماع صحابہ منعقد ہو وہ قطعی الدلالۃ ہوتا ہے بعلم یقینی اگر بتواتر نقل کیا
جاوے اور بعلم طمانینت اگر بشہرت منقول ہو یا اجماع تابعین امر اتفاقی صحابہ پر اور وہ قطعی الدلالۃ ہوتا ہے بعلم یقینی اگر بتواتر منقول ہے اور بعلم طمانینت
اگر بشہرت روایت کیا گیا ہو آخر برادر من اجماع صحابہ و اجماع تابعین میں فرق کیا کہ وہ بشرط تواتر مورث علم الیقین یہانتک کہ منکر کی تکفیر ہوتی ہے اور آپ میں
بعد تواتر بھی درجہ مشہور سے تجاوز نہیں نہ علم طمانینت سے زیادہ افادہ اب اس تقریر میں وہ تفرقہ بالکل اوٹھا دیا جو حکم اجماع صحابہ پر لکھا حرف بحرف وہی
اجماع تابعین کے لیے ثابت کیا اور تصریح کردی کہ اگر بتواتر منقول ہو تو مورث یقین ہے صرف طمانینت کو ظن غالب سے آئی اکبر کا نام ہے صاحبزادے جب آدمی
بیگانہ فن میں کلام کرتا ہے ایسے ہی عجائب اوس سے پیدا ہوتے ہیں دفعہ ۲۴ رد مجوزہ پیخوردہ یونان کو توجہ دانی حکمت یاد یان دفعہ ۲۵ عبارت
فتوح الغیب شریف نقل کرکے مدعی ہوئے کہ کاملیت منصف ہا ترقی ہے اور عبارت اقدس کا یہی مفاد اور صوفیہ کرام نے کہا اوس کا نام تنزل رکھا مقبول
نہیں حالانکہ چند سطر پہلے فرما چکے تھے عبارت پاک سے بالضرورت ثابت ہے کہ کمالیت فرع کاملیت ہے سبحان اللہ کیسی قول بالتفریع کہیں دعوی اتحاد اور اس
بضاعت پر محبوبان خدا کا رد ارشاد (دیکھو ایکٹ ا دفعہ ۲۴) دفعہ ۱۱ سنی امیہ مخذولین نے اخفائے فضائل مرتضوی میں کوشش کی [illegible]
بمقتضائے الحق یعلو ولا یعلیٰ ظاہر ہوگئیں اور اون مردودین کی کوششیں سب ہبا منثورا ہوئیں لیکن سو میں سے پانچ سبحان اللہ کہاں اون مردودوں
کی سب کوششیں ہبا منثورا ہونا اور کہاں احادیث مخفیہ سے سو میں فقط پانچ کا ظہور ہونا اگر تم اس دعا میں سچے ہو تو اون مخذولین کا اغتش کوشش نہایت
سا ہوا اور معاذ اللہ حق واضح نے باطل ناصح پر کچھ بھی غلبہ نہ پایا واہ کیا ہی غلبہ ہے کہ دہر میں پانوے ادہر پانچ اور کیا خوب ہبا منثورا ہونا ہے کہ پورا
۱۹ حصے ہیں وہ کامیاب صاحبزادے بات کہنے کا سلیقہ پیدا کرو معارک علمیہ زنبیلون کے طلسمی میدان نہیں جہاں عیاری سے کام
[illegible] تحقیق فن کلام و مورخین اعلام متفق ہیں کہ امیر معاویہ کا کوئی [illegible] نیک [illegible] ہر ملتی نہ تھا یہ فرمایئے
حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خود ہی فرماتے ہیں کہ مذہب صراط مستقیم کا یہ عقیدہ نہیں کہ کسی صحابی کو برا کہنا
۱۵

اب عبارت فصل الکلمات شریف کی نسبت جس میں ہو ہو وہی افضلہم کی ترکیب واقع یوں ارشاد ہوتا ہے حضرت رحمہ اللہ تعالے
زاں مناقب کہ درین کوئی تنقیص حضرت مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ نہیں پائی خیر غنیمت ہے کہ آپ نے حضرت اسد الواصلین قدس
سرہ العزیز کو تو دفعہ تنقیص کے حکم سے مستثنے رکھا اگرچہ اوسی دفعہ کے رد سے اونکے مگر بارے حضرت نور العارفین مدظلہ کو جو
چاہا کہا سعی عزت دراز باد کہ این ہم غنیمت است **دفعہ ۱** مولوی عبد القیوم صاحب نے فرمایا تھا اجماع ائمہ دین کا افضلیت شیخین
رضی اللہ تعالے عنہما پر کتب حدیث و فقہ وعقائد میں جابجا تحقیق فرمایا ہے صاحبزادے کو جو غصہ آئے تو بے سوچے سمجھے فرماتے ہیں بعض صحابہ کو دربارہ افضلیت
حضرت صدیق بالتحقیق رضی کلام تھا اور بعد قرن اول کے بھی یہ اختلاف چلا آیا محدثوں میں بھی بعض اسی طرف ہیں اعتقاد رکھتے تھے اور یہ سب اہلسنت
ہیں میں کہتا ہوں اس کا جواب تو سرکلا اجماع میں عرض کرد لگا یہاں آپ کی خاطر سے مانے لیتا ہوں کہ آپ نے بزور وکالت مولوی عبد القیوم صاحب کا دعوی
قائم بنا رکھا مگر اپنی تو خبر لیجیے کہ گھر کا گھر ڈھا ہو گیا آپ افضلہم اور افضل من سے انکار کرکے سلف صالح کا مذہب الافضل بتاتے تھے یعنی اکثر الافضل کے یہ معنے
کہ اوروں سے بزرگتر جب تو وہی افضلہم ہوا جاتا ہے ضرور ہے کہ اضافت سے قطع کرکے الافضل کے معنے صرف صاحب فضل عظیم ٹھہرینگے جس کا حاصل فقط
علوشان و رفعت مکان اب بتایا فرمایئے صحابہ و دیگر سلف میں جو آپ کے نزدیک حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ پر نزاع رہی وہاں الافضل میں جھگڑا
تھا یعنے ایک فریق تو حضرت صدیق علیہ الرضوان کو عالیشان بلندمکان بالا منزلت والا مرتبت مانتا اور دوسرا گروہ اس سے منکر تھا اگر جل کو
ایسا کہنے میں باک نہیں مگر حاشا کہ کسی صحابی کو علوشان حضرت سید الصحابہ رضی اللہ تعالے عنہم میں کلام ہو سکے تو بالضرور یہ اختلاف اسی میں تھا
کہ جمہور صحابہ و سلف صالحین صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہم کو سب سے افضل واکمل مانتے اور بعض اس میں خلاف کرکے سیدنا علی کرم اللہ تعالے
وجہہ کو اکرم الجمیع وخیر الکل جانتے اور فی الواقع لفرض اختلاف اگر منشاء نزاع تھا تو یہی افضلہم وافضل من جیسا کہ ایک سہم دفعہ ۲ میں مذکور ہو
کہ الافضل بمعنے عالیشان و صاحب فضل عظیم جیسا تمنے اختراع کیا سوا روافض و خوارج و اشقیاے نواصب خذلہم اللہ جمیعا کے آئین
منازعت کسی مومن عاقل سے معقول نہیں پس خود آپ نے اپنی اس نقل سے اپنے مذہب کو مضحکہ بنایا اور کالشمس فی کبد السماء روشن ہوا آپ کا فرمانا
کہ تمام صحابہ و سلف صالحین کا اجماع تام تھا کہ باہم خلفائے کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین میں باہم کمی و بیشی مراتب ہے اور فریقین کو اتفاق
کامل تھا کہ ان میں ایک افضلہم افضل من جمیع الباقین ہے اگرچہ اوسکے مصداق میں دو قول ہوں اب ذرا روپ بیٹھکر اپنے اون دعووں کو
کہ متبع سلف وہی ہے جو کیوں پھر کبھی مردان میدان کے سامنے آوگے **۵** نرعیاری کی بے نظام علاج بد مذاقی ہیں نه دوائے خولیشتن کردہ
سے زنبیلیں بھی خالی ہیں **دفعہ ۲** اصرح واجلے لیجیے زیر دستخط مولوی اعجاز احمد صاحب ارشاد ہوا اجماع صحابہ تفضیل
شیخین پر کیونکر ہو سکتا ہے کہ بعض اہل حل و عقد افضلیت حضرت مولے کرم اللہ وجہہ کے قائل تھے کہئے حضور یہ کدھر گیا وہ اکثر
کا مذہب سلف ہونا الافضل میں تنافی ہی کب ہے جو صحابہ میں نزاع قائم کرکے اجماع کو محال ٹھہرایئے لاجرم افضل اجماع کی
ہے کہ جمہور صحابہ صدیق اکبر کو سب سے افضل مانتے ہوں اور یہ بعض مولے علی کو یہی کہتا ہوں آپ اپنے بولائے ہوئے کو نصف
رد **دفعہ ۳** اس سب سے قطع نظر جب آپ کے نزدیک تسویہ مذہب سلف و اہلحق اور تفضیل تقدیم خوفناک قول تھا
تو یہ اجماع نہیں یوں کہو نا کہ عدم تفضیل پر اجماع ہے **دفعہ ۴** آخر رسالہ میں قطعیت تفضیل سے انکار
کی جس میں اونہوں نے ظنیت کو ترجیح مانا سبحن اللہ اگر تم سمجھے تھے تفضیل قطعی کیسی اور ظنی کہنے کی بلکہ